عمر سا نہ سردار عادل ہوا
شہ لافتا سرور نامدار
بحق علی و بحق بتول
شفیع امم ہیں بیشک تمام
بیاں ابلیدن کا یہ کرتا ہوں حال
اگر تجکو بھی شوق ہی با صفا
ہوی زہر و شمشیر سے جو شہید
کیا مینے موزوں اس امید پر
ولی غرض اس سے یہ ہی بڑا
چھپاتا ہی کوئی کسیکا جو عیب
خدایا بحق نبی الورا
پڑھی یا سنی اسکو جو خاص و عام
مری ہیں جو استاد مشہور خلق
فن شاعری میں وہ اپنا نظیر
فصاحت ٹپکتی ہی اشعار سے
بڑی نامور لکھنؤ میں ہیں وہ
خداوند عالم بعزت انہیں
اور اک یا خدا میری جو ہمشیرہ ہیں

صفت جسکی کرتا ہی علا | جنہوں نے کیا جمع قرآنکو
علی ولی صاحب ذوالفقار | محمد کے جو خاص ہیں نور عین
رہیں اونسے راضی خدا اور رسول | اماماں دین ہیں جو اثنا عشر

در سبب تالیف کتاب گوید

کہ ناگاہ یوں دل میں آیا خیال | کیے کچھ کسی جنگ کا کچھ بیان
تو جنگ اک حیدر کے تو لکھوں واقعات | ملی اس سے فرصت تھی بیش و کم
بنا جاینکا جنکی دشمن یزید | شفاعت کا ہے تیری وسیلہ یہ
کہا جو میں نے جو مجکو آیا نظر | جو کی واسطے اس کا ہیں فکر تمام
کہ اس میں ہوئی ہو جو مجھسے خطا | کریں اصلاح و احسان ہی یہ بڑا

در مناجات گوید

مری بخشیو ساری سہو و خطا | سوا اسکی ہو یہ دعا بھی قبول
عطا کر امت سے عیش دار السلام | کرم مجپہ میری خدا کیجیو
نہیں جھوٹ اس میں ہی یہ خلق | تلامذ ہیں جو سب دیکھا اور نظام
نہیں کہتی مانند سودا و میر | پہلے ونکی تصنیف دیوان دو
بلاغت نمایاں ہی گفتار سے | سبب انکی شاگرد خوش فکر ہیں
فصیح اللسان گفتگو میں ہیں وہ | محلہ جو رستم نگر کا ہی وہاں
زمانہ میں رکھنا سلامت انہیں | خدایا بحق امام حسین
عزیز ہیں با شان و توقیر ہیں | اونہیں بھی خدایا با آل رسول
مری دوستوں کو تو دلشاد کر | عزیز و اقارب کو آباد کر

وہ عثمان عالی نسب بیشتر
امام حسن اور امام حسین
نبی و علی کے ہیں نور نظر
علیہ الصلوۃ و علیہ السلام
کہ اتنے میں لگی کہا مجسے یاں
لکھو احوال فرزند شاہ امم
وہ شاہ شہید حسن کا ہی یہ جو
رکھا گلشن بے خزاں اسکا نام
خداوند عالم کریگا بھلا
چھپاتا ہی عیب اوسکی دانا ہی غیب
کہ میرا سخن ہو پسند رسول
محبت تو اپنی عطا کیجیو
ہیں احمد جنکے آل نبی تمام
وہ تنہا ہی خطا دیکھیگا جو
تمام و ہی ہیں ونکی ہم درکہیں
وسی میں ہی تعمیر انکا مکان
ارم میں ہو انکا مری الہی
سعادت ہو دونوں جہاں کی حصول

برائے امور دین خدا کے سب
روایت امین ہے یہ مین اس کتاب
سنو دوسرے سال کا اب بیان
روایت آئی یہ بھی کہ بعد نزول
وہ آیت یہ ہی فاقتلوا المشرکین
اب آگی سنو جنگ کا ماجرا
روایت ہی یان مختلف کئی ہیں
ولی بھیجا لشکر کو تھا لا کلام
سنو بدر کے جنگ کا اب بیان
کہا آکے جبرئیل نے یہ صفت
بوسفیان کی ہی لوگ کچھ خاص عام
نکلنا اوراد میں کچھ خوف و بیم
کہ آتی ہیں مکے کے مشرک تمام
تھی اسی جوان و تمیں ناقہ سوا
پیادے تھی باقی وہ سرا کی حج
چلی الغرض سب وہ مرد خدا
خبر تھا کہ لائیں تا جر کی جا
تو کیا دیکھا دو آدمی ہیں کہی
ترا مرش لیکی جسنیا تنہ

به آغاز داستان گو یا در جنگ بدر کبری

کہ ہجرت کی یان بعد یکسال تک
ہوئی بدر میں جنگ کبری عیان
اس آیت کی حضرت محمد رسول
ہی دسوین سپارہ میں نا یہ یقین
نہیں جھوٹ اسمین بلا شک ذرا
کئی قتل اکرایا نے پچاس
کیا اونسی جنگ کا انتظام
لڑائی کا باعث ہوا جو یہان
کرامی شاہ اقلیم دنیا و دین
ہین ہمراہ جمعیت ابن عاص
تمہیں فتح دیگا خدا کریم
لڑو اونسی بڑھ کر کرو قتل عام
نہایت جری با خدا دیندار
کہ رستم جنہیں کچھ ہو جا نق
ہوی پیشوا اشاہ ہر دو سرا
کہ آیا کہا تمکہ ہی وہ قافلا
وہ آئیسی ناحق ہیں کر رہی
وہ اسوار دو نو یہ سنکر کلام

نبی کو بہت اشتیاق جہاد
غرض بعد ہجرت سنہ یک دو ماہ
مدینے میں رہکر بصد اقتدار
یہ آیت کی معنی ہیں اے دوستو
مجاہد جو ہمراہ تھی بیشمار
جہان جنگ تھی کتنی شاہ جہان
مگر آپ تشریف لیکر رسول
کہ ارکان رسول خدا حق شناس
ہجی نکلی سی آیا ہوا الکاروان
ولی ہیں جو سب مشرکن کو بھیجا
یہ سنکر پیمبر نے سب سی کہا
غرض جمع سب مسلمان ہوئے
اور اونمیں سے تیرہ تھی گھوڑ چڑی
خدا اونکا حامی مددگار تھا
قریب جب بدر پہونچی وہ سب
گئی بدر کی چاہ پر سب ادا
جو ساتھ اپنی لائی تھے سب زرہ
وہین مشک بھر کر دو پانی کو لے

خدایا طفیل نبی عرب
نہ اصلا ہوا اتفاق جہاد
لڑی اہل مکہ سی پچیس بار
لڑی کافروں سی جو تھی بیس بار
جہان پاؤں وان قتل مشرک کرو
کیا یہ اونہوں نے دم کارزار
نہ تشریف خود لیگئی تھی وہان
گئی تو ہوئی فتح و نصرت حصول
تھی بیٹھی ہوے اپنی یاروں کی پاس
ہوے نازل ورسیا تھی لیکر یہان
کرو قتل اونکو یہی حکم خدا
کہ اسطرح ہوتا ہی حکم خدا
دل و جان سے وہ تحت فرمان ہوئے
شجاع و دلیر و قوی ہوشیار
مگر پاس کوئی نہ ہتھیار تھا
دو اسوار بھیجی پیمبر نے تب
نظر آئی کچھ لوگ وان ایکبار
اوسی جھٹکر اونسی بعجلہ
کیا تیز ناقے کو وانسے چلے

رسول خدا سے کہا آنکر
غرض دوسرے روز سب کارواں
کسی سے نہ مطلق کیا کچھ کلام
بہرتی تہی جہاں وزن ناقہ سوا
کہیں مینگنی جو شتر کی پڑی
لگی کہنے آپس میں دیکھ لو
وہ اسوار دونوں کا بعد از نشان
محمد نے آکر لب چشمہ شام
لڑائی کا سامان کیتی وہیں
غرض تہی جو مکی کی لشکر تمام
مگر ساتھ عباس آئی نہیں
کہ جا کر خبر یہ محمد کو دے
مبارک تجھی فتح میرے حبیب
سنو دوسرے وقتا احوال اب
کہ فوج محمد علیہ السلام
خبر سنکی یہ احمد مجتبیٰ
خدایا تجھی سے ہے تیرا آسرا
جو وعدہ کیا اسکو پورا کر
کہ اسمیں ابوجہل کی ہے فوج

کہ کل اونٹنی آئی تہی یاں چرے
وہ پوچھا یہاں آئیکے کیا تم نالکواں
لیا پانی ناقہ کیا تیز گام
نہایت جوانمرد و عالی تہا
اسی توڑ کر دیکھے تو وہی
تہی اسوار دونو مدینی کی جو
خبر کو یہی آئی تہی ابھی یہاں
کیا بند رستہ ہمارا تمام
چڑہائی کا ارمان کیتی ہیں وہ
ہوئے جمع سنتے ہی سب خاص و عام
قدم او سطر فلو اوٹھا تیغ من
کہ آتا ہی ابوجہل لشکر کو لے
کہ نصر من اللہ فتح قریب
کہ بوجہل لشکر لیے باطرب
بہت ہیں قلیل اس سے کیا کام
گلا کرنے سبھی میں حق سے دعا
نہیں دوسرا کوئی حامی مرا
یہ سن عرض یا خالق بحر و بر
ہوئی تین کس واں نیا اگر کر چکی

یہاں کی تو قصہ کو چھوڑا یہاں
وہاں آئی یہ دو کہ جوں سننا
خدا جانے اسکو کہ وہ کس طرح
یہ سنتی تہی بلقین کا کاروان
سنو مینگنی توڑ کر دیکھی جب
نشان خوب پہچانا یہ پلا
یہی ذکر کرتے تہی باہم کہ
ہی صحرا او نکی جماعت کثیر
ابوجہل نے یہ خبر جو سنی
چلی ایک ہزار اور ایک سو آ
کیا کوچ مکی سی اون سب نے جب
وہ لشکر کا آنا ہی سارا آنجب
یہ سنکر سبھی خوش سب آئی تمام
جو ان لشکر اہل اسلام تہا
مرے پاس کشتی ایسا
تو ہی میرا خالق خدا کبریا
کیا فتح کا تو نے وعدہ آ
اوٹھا سجدہ سے پیا
تہا اک عدا

ذرا اب سنو تاجروں کا بیان
کہ آیا یہ جب وہ سوار اونکی آ
کہا سب سے تہی آئی کہاں لوگ یہی
لگی کہنے آپس میں یا الہان
ملا ہے خبر کی اونسے تب
سنو میں کہتا خبر یا شہر و سرا
کہ پہونچی ابوجہل کو یہ خبر
مدینی سے آئی ہیں وہ دلیر
اوسی وقت ہر سو
کہ جسنے وہ بالا کی سب نے شمار
دیا حکم جبریل کو حق تعالیٰ نے
پڑی تہی تشویش
شجاعت لگی کلام
مجھ پو شہیا وہاں تو کہتی لگا
مقابل ہو سب سے
ترا نام ہی بس شہیر آرحیم
تو ہی فتح دی میرے رب
لگی فوج پر اپنی کرنی نظر
نہایت شقی تہی وہ سو بد تمام

جو تہا تیسرا مرد مشرک پلید
مغیرہ کا بیٹا تہا حسن ولید

بنی مسعود او ابن حارث جو خوت
ادہر سے وہ نکلی بلا بیم و خوف

جو جنگاہ مین یکہا انکو کہڑا
ابو جہل بڑ بڑ یہ کہنے لگا

بتایا پہر اون غازیون نے جو نام
لگی کہنی اونسی یہ مشرک تمام

یہ کہکر کیا نعرہ اک زور سے
کہ لرزی زمین و فلک شور سے

نبی نی یہ سن اونسے آہستیا
کہا شاہ مردانسی اے میرے یار

تب اونکی برائی تمہارا بہلا
کہ دیگا تمہین فتح اوپر خدا

جوا مرد ثالث عبیدہ جو تہے
لڑی وہ بہی میدان مین جوش سے

لقب اونکا مشہور ہے لافتا
کہ سینکے وہ سر کاٹ سبہی چلا

علی ولی نی بہی ان الجبار
ولید لعین کا لیا سر اتار

پیمبر کے لشکر سی بیخوف جان
چلی پہلی لڑنی یہ تینو جوان

اور ابن رواحہ جو عبد اللہ تہے
ہوی وہ بہی میدان مین آکر کہڑے

کہ پہلے مجہے نام اپنا بتاو
پہر آپس مین تم ملکی زور آزماو

کہ تم اپنی لڑنیکی قابل نہین
چلی جاو ہم تمسی سائل نہین

ہماری مقابل جو ہو پہلوان
اوسی بہیجو ای شاہ مردوجوان

عبیدہ کو حمزہ کو تم ساتہ لو
اوران تینو لونسی جاکر لڑو

غرض حضرت حمزہ و مرتضی
لگی لڑنے کفار سی برملا

پڑا فوج اعدا مین اک زلزلا
کہ لڑنیکو آئی ہین شیر خدا

غرض حضرت حمزہ نی بیخطر
لیا کاٹ شیبہ کا گردن سی سر

جہنم مین داخل ہوا وہ لعین
ڈری شاہ سی جتنی تہی مشرکین

کہ عتبہ نی حضرت عبیدہ کا سر
رہیدہ ہی حضرت عبیدہ یون
سنایا یہ مژدہ نبی کو وہین
نبی نی اوسی تو پڑہا کہ نماز
وہین بہر امداد مردان کار
کہ بہیجی خدا نی پی کارزار
سنو ابن مسعود کا اب بیان
کہ اب بو جہل نی بڑا
ہی محبت رہا زخم سہا

روایت

کیا قتل وہی کرکی زار و زبون
کہ دیگا خدا فتح بیشک تمہین
دعا کی کہ ای خالق کارساز
دیا بہیج حق نی فرشتی ہزار
اوتاری فلک سی فرشتی ہزار
کہ آرا بو جہل کو دو جوان
مجہی ذبح کیا تو کریگا بہلا
کہ جیسے بہ آج غالب کیا

ہوی کید از ان جمع سہرہ بان
جو کی اون لعینو نے سہر کد مین
مجہی ان لعینو نے دی فتح تو
یہ ملا حسین اپنی تفسیر مین
ہو تیکر ملا نا لیے بیخوف و باک
چڑہا اوسکی سینے پہ یہ کہکر تمام
یہ سنکر کہا ابن مسعود نے
کہ کیتی ہی تن سی کیا جدا

دیا توڑ رکہتا تہا اونسی
جہان تہی نبی شاہ کون و مکان
صحابہ ہوی پانچ او سچا شہید
نہ باقی رہی ایک بہی کینہ جو
ہین لکہتی اصحاب سی سب یقین
کیا سیکڑون کافرونکو ہلاک
یہ جانا کردن تمہین تعلیم
خموش اب بک الحمد سی
کیا لیکے پیش رسول خدا

ابوجہل کا سر نبی دیکھکر
اور اوسدن کہا کیا میں ماجرا
بہت سے لعین جو گئی بان سیر
کہ جیسا ان ہوا قصد کفار کا
ابا گی یہا تسی سو اور حال
کہ کمبخت تم تہی اقارب مرے
کہا تب نبی نی کہ مرد تمام
غرض جو پیمبر کی حسب المطلب
یکھتی کو ہتی بلایا تہین
مدینے سے آگئی تھی جو سب چلے
کیا ایا یا اونسے ہی یہ بیان
یہ باعث تہا اسکا وہ کافر لکا
دیا رنج بیحد ستایا کمال
کہ عتبہ کو جیسا یہ دنگا میں
تم اب قتل عتبہ لعین کو کرو
یہ برکت علی کی تہی بس نام
کہا اونسے سنتی ہی یا عم قتیل
یہ سنکر پیمبر نے سو لرخفا
اور اسحال الا صنی کو با التجا

ہوئی خرم و شادان بسیر
شجاعان تیز نے بان بلا
کوئی تہا جوان اسکا جوان کو آکر
کرین قتل فوج رسول خدا
دیا اونکی لاشونکو خندق میں ڈال
لڑے جیسے کیون جو غضب میں آکے
ہیں سنتے سو کرتے ہیں یہ کلام
سو جمع اک جا یہ اصحاب سب
جاو اب یہا تسی جو یہ آیہ بپن

کہ حضرت نی جب یونکو دیا
دیا کرتا نہار و شکایت تمام
لیا شہ کی پاپر یکو کر دیا ڈال
نہ زنہار رحم اونسیہ و سنگار
یہا نسی سی بندہ جانی ندو
کہ نصرت ہوئی فوج اسلام کے
یہ کفار سی جو یکی سنگار
طلاق اوسکو دیکہ یہ ہوا کیا
یہ آہ و بکا او نہ خطاب کیا

جو ہکا کر سر اپنا زمیں پر ادبا
گئی سیکڑون جانسے کافر آ
صحابہ نے اسطرح سی جو کہا
ہوا اونکی گہری خود بخود معجزا
کنارے پہ خندق کے جا کر نبی
صحابہ نے پوچہا تعجب میں آ
مگر بول سکتی تہین ہیں فن ا
کہا آپ نے اونسے ہی یہ کی شام
غرض لیگئی ہمراہ یارونکو شام

بیان روایت دیگر

بلایا تو عقبہ کو پیہر دیکہ
چنانچہ ہی الدن کا یہ تذکرا
حبیب سو جب صاحب نے کو جا
اوسیدم بلا کر علی کو کہا
وہین قتل و سی تعنی دیکہ گیا
حسن اب دو لطر اجالا جستی تمام
جو تم مارے جاتی لڑائی میں سب
اوسیدم ہراسان تی بی بی تجھیف
غرض عائشہ نے پیمبر سی خفا

کیا پھر او سجدہ شکر رب
ہزارون گئی ہلاک ہو سفنا
سنو قدرت حق کا اب ماجرا
کہ برکت کی اونکا زمین گرا
لگی کہنی لاشون سے اوسکہ ہری
کہ مقتول سے بات کرتی ہے
کہ گویا نہین ہیں یہ حکم خدا
کہ دی فتح خالق نے حسب مراد
چلے جیسے انجم میں مہ تاہی ماہ
شہیدوں نے عقبیٰ میں ہے پائی کہیں
بہت تو ش سے ہی ولیمن حیدر الشہر
کہ مسجد میں کی کی جو جب جا
تو یا آپ نے عہد و سے کیا
کہ اے شاہ مرداں فتح حیدر خدا
جہنم میں اجل خدا آئی کیا
جو بی بی پیمبر کی تہی سو دہ نام
تو کیوں قتل ہوتی خرابی آبخد
گئی پاس بے عائشہ کی حضیف
خفا کیکے کر دادہی دسی

اذان بعد حضرت کی پھر بلا
اگر کلمہ پڑھکر مسلماں ہو تم
او سید ہم حکم جناب رسول
ہوئی جو سعادت کی روح حصول
یہاں سے ہیں احوال جنگ احد
کہ بعد اس لڑائی کی وہ خستہ تن
ابو سفیان تھا اور بد انجام
ہوا وہ نفتا حکم رب جلیل
او سیوقت جبریل نے حکم دیا
قریب مدینہ جب آئی وہ فوج
غرض آئی جسوقت مانند موج
غرض ہو گی طبل او سید حرم
مقرر کیے شہ نے سرحد ان
ہوئی جب بموجب دار فوج لعین
وہیں پر نبی سے ہو خوانستگار
مہیا کر دیا کی سامان جنگ
غرض اسطرح تیر و برسا مینھ
چمکنے لگی ہر تیغ شمشیر شاہ
صدا الاماں کی ہوئی چار سو

یہ عباس عالی گہر سے کہا
سنا سا کے اکرام ایمان ہو تم
کیا دل سے عباس نے ہاں قبول
خدا او سے راضی ہو اور خوش رسول

یہاں اور مشرک ہیں اکثر اسیر
تو کردوں اسیری سے آزاد بھی
زباں سے کہا کلمہ لا الہ
یہاں سے قصہ ہوا تمام

در واقعات جنگ احد لکھیہ

خبر غیب سے آیا کچھ شک نہیں
مدینے کے جانب تھا اوسکا قیام
کہ جا کر نبی پاس ہی جبریل
حبیب خدا سے کہا آکے سب
اور اپنا سا کہا کہ آئی وہ فوج
قریب مدینہ لعینوں کی فوج
امام رسل کے ہوئی ہمرکاب
پئے جنگ اعدا تو بہی پہلوان
دیا حکم شہ نے کہ لڑو تم ابہی
عنایت ہوا شہ سے ذوالفقار
لڑو ان لعینوں سے اب بیدرنگ
کہ جیسے پریشاں ہو بادل سیاہ
وہ شہ کون یعنی علی اپنے ہاتھ
پریشاں ہوئی اون لعینوں کی فوج

گئی نزد سردار قوم قریش
لڑائی کا سامان بنا کر درست
خبر دی کہ ای سرور دو جہان
محمد نے سنکر یہ سب ماجرا
اور سید خبر جا کر بوچھی خبر
خبر کی لئی خود بخود مطلب
وہ کوہ احد کر چکی جا کے طے
جو ہمرہ تھا عبد اللہ ابن جبیر
یہ سنتے ہی پہر سر نامدار
نبی نے کہا دیکہی اختیار
ہوئی دونوں جا سے وہاں کارزار
لگا ئیں بہادر نالوں کی آنچ
علی ولی بہی لڑے اسقدر
مگر فوج اسلام سے بہی ہاں

وہاں تم بہی آئی یہ سوکر اسیر
دل رنج آلود ہو شاد بہی
نبی فوج اسلام کی بادشاہ
لب آگے محمد ہے بہی صد سلام
کہا تہا ہی کیا اب خدا ہی
وہ کہتا تہا ساتہ ہے انبیا
چار سمت مکہ سے جا لاکھ
ابو سفیان کی فوج آتا ہی جان
کہ اپنی اصحاب سے برملا
نہیں ہو سکتا نہایت غرور
تو جا پاس حاضر ہوئی ای رب
مدینہ سے دو کوس وہ کوہ
بنا او نکا سردار وہ مرد خیر
علی ولی صاحب ذوالفقار
ہے حامی تمہارا خدا ہر گہہ
معاً سنکے حکم نبی کارزار
مقرر کی کرکے علی ذوالفقار
کہا او سنے بہا جہت بولکر
ہوا کارزار اور [illegible] عیاں

کہ کفار بیدین نے کہائی شکست
ہوئی فتحیاب اونبی زبردست
غنیمت ہزیمت کو بس جانکر
تہی عاقبت نگہبان اونکی پر

چلی لوٹنی مال و اسباب پر
کیا منع عبد اللہ نی شتیر
ولی کہنا اونکا نہ مانا ذرا
ادہر سی پڑے کوہ سی ہی بلا

جو ہاتہ آگیا اونکو فرصت کا وقت
سمجہکر لعین اپنی نصرت کا وقت
گرا لڑتے فوج اسلام سے
مسلمان لڑی جوش سے پہر ہم

مگر لشکر اہل اسلام سے
جو تہی جوان ان سبہون کے آگے
ہوا کتنوں کا جسم زخمی تمام
پیا بعضوں نی وان اتہا جام

لگی سنگ کی ایسی ضربت یار
ہوا جس سے دندان حضرت شہید
دہن تہا جو غنچہ در بی بہا
کہون کیا کہ جو خون اوس سے بہا

زبان و نچکہ کی ہوئی سرخ
بنی تیسا لعل بدخشان وہ لب
صحابہ تہی جو اک وہان پر کہڑی
لگی پونچہنی خون و دستار سے

لگہون جان او وسی کا کیا
قلم سی نکلتا ہی آنسو سیاہ
یہ دیکہا جو انہیں نے ماجرا
تو پہر کود پڑی جا کی دشمن پہ

کہای لوگو تم ایسی جاتی ہو کیا
محمد ہو مقتول اسجا ہو
یہ آواز سنتی ہی اتقیا
نہایت ہوئی شاد سب نابکار

اوسیوقت پہر کر وہ کفار آئی
بہت سی مسلمان زخمی ہوی
شہید و زخمین ہی کتنے وہان
جو باقی رہی پہر زندہ تہا

گئی سہاگ او نمین سے کتنے جوان
اجل کی نگہ سی بچا نقد جان
صحابہ جو تہی وصحابہ باوفا
وہ تہی آپ پر جان و دل سی نثار

خبر کی ایسی آئی جو ناگہان
تو کیا ماجرا دیکہتی ہین تمام
لگی سنگ کی شدت کی ضرب شدید
ہوا جس سے دندان علی کی شہید

اوسی ان ہوا یہ بہی اک سانحا
ہوئی جانسی حمزہ نبی کی چچا
صحابہ بہی دو سو کے خلد برین
گئی پی کی جام شہادت وہ ...

لعینون نے بہی ہنس کر کیا جدا
کہ پامال باغ نبی کو کیا
کیا ستر شہیدوں کا تن سی جدا
کہی دست و پا بہی نسبی جدا

نہ آیا اونہین کچہ بہی خوف خدا
نہ پاس و لحاظ محمد کیا
صحابہ نی یہ دیکہکر ایکبار
کہا کیا ہوا ہای پہر رو کے

وہ بہڑکی وہین اونکی نار غضب
نہ لاکی لعین تاب بار غضب
جہان جمع فوج کفار تہا
وہان تعیض سین آکی شیر خدا

لگی مارنی نعرہ حیدری
لگی کانپنے پہر تو فوج شقی
کہا لاش کے پاس حمزہ کے جا
کیا قتل ہے کسنے چچا

خدا کی جو چاہا تو اسوقت یان
وہ کفار جانینگے بچکر کہان
کرونگا اونہین سطر ہلاک
نہ باقی رہی نام لینی کو جا

یہ کہکر اوٹہائی جو لشکر کی باگ
گئی شل ... کفار سب بہاگ
جو لی سیان سے تیغ خارا شگاف
صفین ہو گئین تیغ کی آب سے صاف

کیا قتل چن چن کی کفار کو
پہاڑی کو دیکہا نہ اسوار کو
رسول خدا بہی پہنچ کر آگئی
تہی کہوڑی پہ وہ سوقت اپنی سوار

کہ تا نازل ہوا امین وحی الامین — کہا سنیے ای شاہ دنیا و دین
مدد کو تمہاری خدا نی یہان — فرشتونکو بھیجا ہی باعز و شان

غرض لڑنکی و بات کی نام کی — کہ نصرت ہوئی فوج اسلام کی
او سیدم پیمبر نی سر کو جھکا — کیا سجدہ شکر حق کا ادا

کہا پھر علی سی کہ تم ای اخی — مدینی مین جا کر شتابی ابھی
خبر فتح و نصرت کی دو برملا — کہ گھبرائی کوئی نہ دلمین ذرا

غرض فتح کی اونکو جا کر خبر — علی مرتضی نی جو دی سر بسر
تھی اہل مدینہ جو بس بیقرار — خبر فتح کی سنکی بے اختیار

نہایت ہوے سب مسرور و شاد — برآئی جو تھی اونکی دل کی مراد
ازان بعد حضرت نی پھر برملا — مسلمانکی لاشونکو مدفون کیا

جو باقی رہین اونکا باعز و شان — لی آئی مدینی مین پھر وہ جوان
لکھا ایک راوی نی یہ حال بھی — مدینی مین ہتی تھی اک پیر زال

جب اونی سنی پسر برادر کی لاش — جو دیکھی تو کہنی لگی ہنس کی کاش
یہ کیا تھی اگر بہائی بیٹی ہزار — جو ہوتی تو کرتی نبی پر نثار

دلا یہ محبت کے معنی مین جان — نبی پر فدا تو بھی کر اپنی جان
رسول خدا ہمرہ دوستان — جب آئی مدینی مین باعز و شان

تو دیکھا سبھی اپنی مردونکا غم — دل و جانسی کی ہین ہر قسم ماتم
تب اوسوقت کہنی لگی زین نبی — کہ حمزہ کا اسدم جو ہوتا کوئی

تو غم اونکی مرنیکا کرنا ضرور — یہ سنتی ہی حضرت سے سب ذو الشعور
زن و مرد چھوڑا اپنی مرد و جوان — ہوئی نعش حمزہ پہ آ نوحہ خوان

چنانچہ مدینی مین اتک یہ رسم — بدستور جاری ہی مشتیک رسم
کسیکو کسی مرد کی دان اگر — ہوئی تعزیت کرنا مدنظر

تو روتی پہ حمزہ کی دل و جان — کریگا بدستور ماتم بپا
ہوا قصہ جنگ احد کا تمام — طفیل محمد علیہ السلام

کہانتک لکھیگا تو یہ ماجرا — کر آگے بیان دوسرے جنگ کا

دربیان رفتن انحضرت صلعم با صحابہ کبار بحج و عمرہ و صلح کردن با کفار

لکھا ایک راوی نی یہ با سند — کہ ہان بعد یکسال جنگ احد
پڑا قحط ماہ مین ایسا شدید — کہ حیران ہوے سب امیر و فقیر

نہ در کوہ سبزہ نہ در باغ شخ — ملخ بوستان خورد و مرد تلخ
نہایت ہوے سب تباہ و خراب — لعینونکو بھی یہ ہوا اضطراب

کہ ایسا ہوا احمد مجتبا — کرین قصد آنکا اسوقت آ
یہی مصلحت سب نی آپس مین کی — کہ بھیجا سفیر ایک نزد نبی

خدا ایک تہا مسعود نام — مدینی مین بھیجا جو لکھا پیام
کہی اوسنی جا آپ سی یہ بات — کہ سنتی ہی اسی سرور کائنات

تہی پرسال جمعیت کا اوران — بہت کم بہت کم بہت کم و ناتوان
ہوا اسپہ یہ کہ ہنگام کین — بہت خستہ خوردہ ہوے اہل دین

بہت سے شہیدین شامل ہوے — گلستان جنت مین داخل ہوے
اور اسلام فوج لعینان ہین — زیادہ ہی اب خاتم المرسلین

نہ ہرگز کریں جنگ کا قصد آپ
مناسب ہے ہو جاؤ اونسے ملاپ
یہ سنکر نبی نے دیا یہ جواب
کہ باتا ہی کہا تو چلا جا شتاب

غرض فوجکو اپنی ہمراہ لے
او سیاہ عمر نبی سوے مکہ چلے
پہونچکر وہاں آپ نے بلا
لڑائی کا اونسے ارادہ کیا

مگر جنگ کو قوم کفار سے
نہ آیا نبی سے لڑنے کوئی سامنے
سنو بلکہ اون قوم کفار سے
بہت خفیہ آکر مسلمان ہوئے

جو دیکھا نبی نے کہ قوم لعین
پی جنگ میدان میں آئی نہیں
تو شاہ امم اپنی لشکر کو لے
پھر آخر مدینے کی جانب گئے

غرض دوسرے سال حج کی لیے
امام رسل ہو کے کعبہ چلے
بہت ساتھ اصحاب با جاہ
مگر اونٹ دنبے بھی ہمراہ تھے

تھی سبھ لعینان مکہ جا مقام
یہ قربانیوں کی لیے تھے تمام
غرض پہنچے مکہ میں خیر الانام
بشان و بعظمت بعید احتشام

گئی اہل مکہ وہاں ہو کی جمع
تھے حسب صف آپ مانند شمع
پہونچکر وہاں پھر نبی با جلال
ہوئی مستعد پھر جنگ و جدال

مسلمان تھے احرام باندھے ہوے
خدا کی طرف لو لگائی ہوے
یہ ساماں جو دیکھا تو گھبرا گئے
دل اہل مکہ کے تھرا اٹھے

بفضل خدا وہ بارض سما
لعینوں نے عجب ایسا کیا
کہ بس دیکھکر فوج شاہ عرب
گئی خود بخود بھاگ وہ سب

ازاں بعد اک شخص شیریں مقال
دیا بھیج دریافت کرنیکو حال
کہ آئی نبی کس ارادے یہاں
غرض اونسے دریافت کرنے وہاں

کہا جاکے سردار کفار سے
وہ اس واسطے آئے ہیں حج کرنے کو
ذرا بھی نہیں انکو اسکا خیال
کسی کو تھی ہمت کہ جنگ و جدال

یہ سنکر خبر خوش ہوئے ناقصاں
لگی کرنے پھر صلح کی قیل و قال
کہا آکے ای سرور دو جہاں
ہوا یا نبی امسال قحط گراں

نہ حضرت کی خدمت میں ... اسکی
نہایت میں مجبور ہم ہو گئے
ہمارے یہ ... التجا مانیے
مدینے کو تشریف لیجائیے

تمنا یہی دل کی ہے سب ...
رہی صلح جنگ و جدل ہو دور
یہ سنکر پیمبر کو رحم آگیا
کیے سب معاف اونکی جرم و خطا

او نہونے لکھا عہد پیمان صلح
ہوئی پیش ... آن صلح
پھر وہ سبھی ... احتشام
غریبوں کو خیرات دیکر تمام

سب چلے شہر مکے سے تشریف لے
مدینے میں جا کر ... آ کر ہوے
ہوا اس ... کا اب تھا
بفضل و عنایات و لطف خدا

اب آتا ہے یہ تحریر میں اونکا حال
کروں کچھ بیان جنگ خیبر کا حال

در بیان واقعات قلعہ خیبر کو لکھ

لکھا ایک ... سے ہی بہلا
کہ ہجرت سے وہ ساتواں سال تھا

ہوا جب کہ حج سے فارغ جو خیر الوریٰ
او سی ایام یہ جعفر نے آکر کہا
کہ نجاشی جو تھا شہ نامدار
مسلمان ہوا ہے شہ باوقار

وہیں پہر سنا صلح یارس کا حال
لیی ساتھ احباب عالی مقام
جو دی بہی خیبر کی سنکر خبر
تہا اک مرد مومن وفی جلال
ازان بعد حضرت نے پہر بڑہا
شجاعت میں سہولت تہی تمام قوم
نبی نے وہیں کی کلام خدا
غرض جا کی میدان جنگ وہیں
نگر کافرون نے بہی حملہ کیا
مگر اک یہودی تہا شہیر وہان
ہوا مستعد تیر کی و جنگ کا
شجاعت جو دیکہی یہ دشمن اشیا
در قلعہ تہا جو رفیع و کلان
گہسی قلعہ میں پہر تو غازی تمام
تہی دشمن جو اک زن حسینہ جوان
لکہا تہا جسی سچی دشمن بہات
غرض از عنایات و افضال حق
علی سا شجاع و دلیر تہی
بجز آل احمد علیہ السلام

ہوئی آپکو شادمانی کمال
کیا کوچ خیبر کو با احتشام
مع فوج پہونچی وہان بخیر
کئی سات کافر بہیجی جلال
بلاکر یہ شیر خدا سے کہا
جو جنگ ہو مبادر ہو بڑہا ہو تم
کیا تیر کی دم نہ پہر پائی شفا
نہیں جو رہتا نہ پہچانی سب نشین
نہ آیا زمانہ پہ رحمت خدا
نہایت قوی تن بڑا پہلوان
لیا شیر حق نے بہی نام خدا
حواسونکی سر تنے قلم کر دیا
کہ تہی پست جس سے یہ آسمان
شجاعت دکہا کر کیا قتل عام
نبی نے کیا عقد اوس سے وہان
خراج اس زمین کا کیا سب معاف
ہوئی تحفہ اہل اسلام
ہوا ہی نہ پیدا [illegible]
ہیا جسنے دلبر [illegible] جام

ہوا پہر یہ قصہ نہ خوش نہاد
بنفس خدا اونہی خیبر میں جا
کشیدہ ہوئی آنکی خیر جیب
اونہی جا پہ دو مرد عالی ہمم
کہ تم جاؤ آؤ میدان میں اب
مگر شاہ مردان کی تہا در چشم
ہوئی آپ لال پہ جاکر سوار
کیا دلسی جو نعرہ حیدری
علی نی کیا وار جو تیغ کا
سمجہتی تہی ستم اوسکی سب
اور اک وار تیغ دو ٹکڑا کیا
پہونچی قلعہ مین جا کی دو تینین
علی نی وہ کہا کرامت شتاب
لیا مال و زر لوٹ کفار کا
اور اوس نے بی بی مہر لکہوا کی خط
چنانچہ وہ خط کتنی میں خاندان
بجا شہر علی نی کیا اسلام کا
محمد سے اکسا میں جلال اور قضا
ہی اولاد ہاشم کا سرا وہ

اگر اس پہ بجلی تیر میں کہیں جہا
حبیب خدا سرور انبیا
پی جنگ میدان مین نو ظفر
روانہ ہوا سوے ملک عجم
کیا کہ لعینو نے مہر غضب
جگہ آگئی سی و سہدان پر دوا
لیا تہا تین تنہا والد نقا
پڑی ہی سہم کفار میں تہری
ہوئی مسبتی گرد تو سی جلد
تہی اوس ہات میں ایک سائی [illegible]
دو ٹکڑی ہی اسپ و ہولی کیا
سمجہ کر اوسی لعین حصن حصین
اور کہا زمانہ و روز آشنا
گرفتار بہی مرد و زن کو کیا
دیا قوم کو اپنی لیجا کی خط
ہی اوس غم کی یا ہیا تہا [illegible]
لعینو نے کلمہ نبی کا پڑہا
ہیں اک جان تمام [illegible]
ہی مختار کی لمر کا مختار وہ

شہادت کا آل نبی پر کیا
مئے جام وحدت پلایا
کہ راہ خدا میں شہ تشنہ کام
جو لگتی ہیں مولا نا علیہ العزیز
عطا کی تہیں پیغمبر کو یہاں
عدالت شجاعت کرم علم
ولی ایک رتبہ جو باقی رہا
کہ حضرات سبطین عالی مقام
شہادت یہ سبطین کو جو ملی
شہادت جو مخفی تہی مشہور عام
ہیں آگاہ اس سے وجوش و طیور
الم میں حسن کے بہی خاص و عام

در بیان واقعہ کربلا گوید

کہ تا لکھوں حال شہ کربلا
کئی یاں سے پیکر شہادت کا جام
اوسی سے یہ لکھا ہی کرنا تمام
ز آدم مسیحا تا اب بیگمان
بحال اختیار او شاہی جبر
شہادت جسے کہتی ہیں اولیا
بعینہ تہی ہمشکل خیر الانام
وہ گویا شہادت پیمبر کی تہا
حسن پر ہوا اوسکا بس اختتام
ملک جن انسان غلمان حور
رواں اشک آنکہوں سے کرتے تمام

ہے اظہر من الشمس نزدیک
اب احوال لکہہ تو بہا شہ تشنگان
روایت یہ کی ہیں یوں راویاں
وہ سب بیان جمع کر لیا
دیا سب سے افضل شہادت کا نام
بفضل و عنایات شان
شہادت ہی دو قسم آو ل جلی
غرض نور ہی یہ کرتی ہیں
شہادت جو ظاہر تہی یعنی جلی
دلوں پر سبہوں کی یہ غم چہا گیا
اگر چاہتے تو اپنا ابتلا

خداوند عالم نے بس خاتما
یہ حال شہ جن و انس و ملک
کہ حاصل ہو دنیا میں مقصد صواب
خداوند عالم کی اجر جو بیان
عطا کیں محمد کو بہی خوشہا
شفیع امم کو علیہ السلام
عطا وہ بہی میرے نبی کو ہوا
خفی کہتے ہیں جسکو ہی وہ سر
کیسی حق نے ان صاحبوں کو عطا
جو تہی مخفی وہ حسین کو ملی
کسی سے یہ صدمہ نہ یکہا گیا
تو مخفی شہادت کا کاہ جرا

در بیان شہادت حضرت امام حسن علیہ السلام بطریق مسموم شدن

پلا ساقیا وہ مئے ارغوان
امام حسن کی حرم جعدہ نام
اسی طمع پر اوس لعین نے کی دغا
یزید لعین پاس سے کر نہال
کہ ہیں سب آج انکے اب تو فنا
لیسیلگا حکم دیگا لا کے سب تجہے

کہ اسرار مخفی ہوں مجہ پر عیاں
تہی اک بنت اشعث کے مشہور عام
دیا زہر جسنے تکو ہو کر خلاف
کرو عقد مجہسے اگر ہے خیال
کہا میر کمینی شہ کو ہلاک
نکل آئیگا جہوٹ وہ سچ جسے

کسی پر تہا یہ مسعود کہلا
یزید اور معاویہ تہی مسکا
شہید ہمیں اس حق جب امام
دیا اوسی اس نے یہ جب آ
اسی طرح کوئی آکر وہ جرد
اوسی دم تو بانہ سکی اپنی

رسول اوس آگاہ تہا با خدا
کہ میرا اپنا تجہے کرے کلام
تو جعدہ وہ جو سہا اپنا پیام
اوسی روز و وہ وقت سیلہ
اگر یگا مرگ قتل الی المسجد
ہلاکت پہ تیری مری تہی

مجھی جان دینا گوارا نہین
لکھا ایک راوی نے ہی برملا
علیل آپ چالیس دن بس رہے
قریب آیا جس دم دم انتقال
کہا ای بھائی حسین یہ مجکو بتا
کہا آپنے تان اسید غم ہی
اگر میرا قاتل ہی وہی لیین
وگر وہ نہین قاتل جان مرا
خدائی کیا تھا یہ کیا دل عطا
سن انچاس ہجری تھے ای دوستو
شہادت کی تاریخ مین ہے یہ خطا
کسی نے لکھا سن ہجری پچاس
مہینا تہا روزہ کا کچھ نہ شک نہیں
یہی اور لوگون نے ہی لکھا تمام
ہی نالہ کنان اس ثنا میں امداد

تجہی گہر مین لائیکا یارا نہین
کہ زہر آلودنی جعدہ شہ کو دیا
ستم روز ان جا رہنی لی ہے
تو اوس وقت کا یون ہے تحریر حال
تجہی زہر ینی یہ ہی ہی بلا
مین مارونگا بیشک اسی ای اخی
کہ جس پر ہی اوس وقت اپنا یقین
تو مین یہ نہین چاہتا ہون ذرا
کہ اپنا جگر ٹکڑی ٹکڑی ہوا
ربیع اول اور پہلی تہی یہ سنو
کہ ان راویونکا ہی یہ اختلاف
ربیع الاول اور پانچون کو تھا یار
تہی تاریخ ہندرہوین یا یقین
کیا بسکا مذکور یہ لا تمام
قلم روک خادم نہ لکہہ یہ نہا

غرض دین دنیا سے وہ نوگئی
کیا پانچ بار ہی مطلق اثر
کہ ٹکڑی جگر کی اوگل آوتا آو
کہ تشریف لاکر وہ مین پر حسین
کہا آپنے آج ہی تم آوے
یہ سنکر حسن نے کہا یا حسین
تو بدلی کا ہی لینی والا خدا
کہ میرے لیے ای اخی لا الہ
ستمگر کے ایذا کی ہرگز نہ کر
کہ دنیا فانی سی حضرت حسن
کسی نے لکھا ہی ای دوستو
چہارم حسن جب تو کہو
کسی نے لکھا ہی کہ شعبان کی
اسی لکہی سی چاہی ہی یہ ہین
جو منقی شہادت کا تہا نام

وہ کمبخت افسوس کہاتی رہی
چہٹی بار آخر ہوا کارگر
نکلتی تہی دہن تو سبز فام نگاہ
لگی پوچھنی تب ہے با شور وشین
زبانی سی کردو کیا گیا ام اوہ
کر و صبر لازم نہین شور وشین
سمجھ خود وہ لیگا سن ای با خدا
کسی کو کر و قتل تم بیگناہ
نہ در پی ہوی خود کسیطرح پہر
ہوی باغ جنت مین جا خرامان
تہی وہ بست و ہشتم صفر کی سنو
تو کہتی ہین ہجری کی سن ہیں
بلا شک وہ دنیا ہوئین پرسخ
کہ عمر حسن کا تصور کرین
سوا ختم یا نسے بفضل خدا

دربیان اقتباسات کربلا شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام بطریق جہر

پلا اب وہ ساقی شراب حلال
کہ اک دن فرشتہ جو تہا مینہ کا
ہو آگم اوسکو کہ فوراً تو جا

کہ لکہوں مین ظاہر شہادت کا حال
خدا سی کیا اوسنی بس التجا
حضور جناب ستہ انبیا

روایت یہ کی بیہقی نی بیان
کہ مجکو اجازت دے میری خدا
غرض وہ ملک حسب حکم خدا

انس سے اسی سنئین مومنان
تو جاؤن مین نزد شہ دوسرا
محمد کی خدمت مین جا حاضر ہوا

راتی ہیں وے شبیہ بے شک یہیں / رسول خدا کی جو تھی نور عین
وہیں آکے حضرت کے کہتی تھی یہ / لگی چومنے خوب ساتھ لیکر

فرشتے نے یہ دیکھکر پوچھی بات / کہ کہتی تو امی سرور کائنات
بہت پیار کرتی ہیں انکو جناب / لگی کہنے ہاں اب رسالتمآب

کہا یہ فرشتے نے سن اے نبی / کریگی انہیں قتل امت تری
اجازت اگر ہو تو جا کر وہاں / جدا ہوگا تن سے سر انکا جہاں

اوٹھا لاؤں تھوڑی سی مٹی ابھی / یہ سنکر لگی کہنے اوس سے نبی
خوشی ہی ہمارے اسے لیکر تو جا / وہ مٹی وہاں سے اوٹھا کر آئے

غرض وہ مٹی لا کر جو وہ خاک تھی / وہیں ام سلمہ نے جلد سے لے
اور اک کپڑے کی پوٹلی میں جمع کی / رکھی باندھ کر جا بشفاف و پاک

کہا آیت اوس نے یہی کربلا / ہوا کربلا میں جو یہ سانحا
اوسی کھولکر ام سلمہ نے جب / جو دیکھا تو کیا دیکھا کہتی ہیں سب

یہ دیکھا کہ مٹی ہوئی خون رنگ / نہایت ہوئیں دیکھکر دل میں تنگ
روایت میں ہے ایکجا یہ بھی حال / کہ حضرت علی نے بوقت جدال

لڑائی میں صفین کے سب یقین / کہا تھا یہ کوفی کی میدان میں
کہ نام اسکا ہے سنلو تم کربلا / نہایت ہے یہ جا ہی کرب و بلا

شہ کربلا کا یہی ہے مقام / یہاں ایکدن ہوئیگا قتل عام
ہے صفین خاص ایک موضع کا نام / کنارے یہ دریا کی ہے وہ مقام

وہ دریا کہ ہے نام جسکا فرات / حیات اوسکی پیکر کی ہے ممات
قریب اوسکی ہے کربلا سچ ہے آہ / زمین اوسکی ہی فتنہ زا سچ ہے

یزید لعین اور ملعون کے / بلاشک سر معرکہ باپ سے
سن ہجری سینتیس میں قضا / لڑے جا کی صفین میں برملا

بلا شبہہ ہے سبب تھا تمام / کہ جس سے تھا دنیا کا سارا نظام
مفصل سنو آشنا تیکی وجہ / ملا ہمرہ تھی گویا وہ بیعت کی جگہ

طلب کردن یزید ملعون بیعت خود از امام حسین علیہ السلام و کوچ حضرت امام از مدینہ بمکہ

کہ جب تخت پر جا کے بیٹھا یزید / شقی تھا نہایت غضب تھا پلید
بنا شاہ مردود ملک دمشق / کھلی راہ مسدود و ملک دمشق

رجب کا مہینہ تھا پچپن کا تھا سن / تھی سن ساٹھ ہجری کی وہ بیقرار
غرض جب رتبہ خدا نے دیا / ہر اک ملک میں اوسنے یہ لکھا

کہ بیعت میں لی اب کریں سب قبول / نہیں ہوگا لاشک غضب کا تحمل
یہ ما مومنین کو لکھ کے بھیجے رسول / غرض جب یہ جا کی تو بھیجے رسول

مدینے میں عامل تھا اوسکا ولید / گیا پاس اوسکی ہی حکم یزید
کہ ہیں جو مدینے میں سبط رسول / کہو اونسے کریں میری بیعت قبول

غرض اوسنے جا کر وہ حکم یزید / کیا عرض شہ سے بلا و مزید
لگی کہنے سنکے یہ اوس سے شبیر / حبیب خدا کی ہیں ہم نور عین

وہ مردود فاسق ہے اور زانی ہے / کریں اوس سے بیعت نہ ہوگا کبھی
نہیں ہمکو زنہار بیعت قبول / تو لکھ بھیجے یہی ہی نیا وہ طول

غرض جو کی حضرت نے اوسکو جواب
غرض کر کی چلی منزلین صبح و شام
کہ مکی مین شہر مین جا کر امام

کیا کوچ مکہ کی جانب شتاب
کیا شہ نی مکہ مین جا کر قیام

روایت یہ اک اوسی ہی جے
جب احوال یہ کوفیون نے سنا

وہ تاریخ چوتھی تھی شعبان کی
تب اون سب نے ملکر کیا مشورہ
لکھو اونکی خدمت مین نامی تمام

نامہ ہا فرستادن کوفیان بخدمت خدام امام علیہ السلام بعرض تشریف آوری

غرض اون سبھون نے جو نامہ لکھا
کہ ہنگی فدا جان و مال ہم
خطوط اتنی پہنچی وہان بار بار
ملا جسکو ہر شہ کا حاکم جلیل
جو پہنچی وہان مسلم ابن عقیل
لکھا اوسنے پھر ہی یہ بیشمار
لکھی مضمون خط ایسی ہزار
یزید لعین کی نہو بیعت زیر
بباعث [illegible] نہ ہر گز کیا
یزید لعین کو امنیں [illegible]
ہوئی انکی تابع بیعت عام
کیا [illegible] منزل [illegible]
من [illegible] تھا حاکم نامو
[illegible]
[illegible] تمام

یہ مضمون خط کا تھا [illegible]
رہینگے اطاعت مین جان ہم
تو اوس وقت حضرت نے بہی آخر کار
گئی کوفی کو مسلم ابن عقیل
کی رہنی کی مختار کی کہ سبیل
کہ تھی اہل کوفہ وہ بارہ ہزار
کیا سب نے بیعت سے پیدا وقار
صحابی نفی نعمان ابن بشیر
مگر حال نامی مین سارا لکھا
اسی ایک مضمون کا خط لکھی
یہانتک کہ تھی اہل کوفہ تمام
تو حاکم کیا وہ انکا مرجانہ کو
چلا ولت منزل بمنزل [illegible]
سمجھے کہتی مین [illegible] حسین
کیا اہل کوفہ نی جہک کر سلام

کہ تشریف کوفی مین لائین حضور
غرض اتنی لکھی تھی خط کربلا
چچا زاد بہائی جو تھی آپکے
لکھا خط پھر اک کوفی والونکو
یہ سنکر ہوی جمع سب آ یکبار
لکھا ہی کسی نے [illegible] ہی شمار
خبر جب ہوئی آکی نعمان کو
اونہون نے بہت لوگونکو طلب
عمارہ شقی تہا جو ابن ولید
کہ آئی مین یہان مسلم ابن عقیل
لکھا خط مین حال نعمان کا
عبید اللہ ہی اسم ابن زیاد
یہان تسکو پہنچا جو وہ [illegible]
بنایا جو اپنی کو اوسنی امام
لگی کہنی سب مرحبا مرحبا

جمال اپنا ہمکو دکہائین حضور
کہ گنتی مین تھی ایک لاکھ و ہزار
کہا اوسی کوفی کو اب جانبی
کہ دینا ضرور انکو تم سب مدد
بہی بیعت مسلم باوقار
کہ تھی اہل کوفہ وہ ہشت ہزار
کہ حاکم تھا اوس شہر کوفہ کی جو
کیا منع بیعت سے ہو کر خفا
تہا اک [illegible] مسلم ابن یزید
کرو قتل کی انکی جلدی سبیل
اسی پر یہ اونسے جہانی کیا
نہ بہولی یہ [illegible] ہی خوب یاد
یہ سنکر بدنمین لباس حجاز
چلی پیشوائی کو سب خاص و عام
مبارک ہے آنا یہان آپکا

پہ یا تمک کہ پونہچا وہ کوفے میں آن
اسی سے چھپا نام اپنا لعین
کہ اول جو نعمان حاکم تہا یان
جماعت کی بیچ سند مجلسی لیو
ڈرایا بہت کوفیونکو تمام
جماعت کو مسلم کے برہم کیا
پکڑ لائی ہانی کو جا کر وہ سپاہ
خبر یہ جو مسلم کو پونہچی شتاب
اونہونے لیا گیر یہ شہرہ سکان
کہ سمجہا و تہم اپنی لوگونکو آن
جماعت سے مسلم کی لا شک وہان
کتابونمین لکہا ہی یہ ماجرا
فراغت ہو جب سو میر اسلام
نہ مونس تہی غمخوار کوئی رہا
کہ اسوقت جا کر کہان ہم رہین
غرض جب پہنچے طوعہ کی گہر سیر آ
بلایا جو با تنہا اوسی نکال
یہ سنتی ہی طوعہ نے دیا ہر سا
سعادت یہ ابن کی اوسنی لی

جہان حاکمونکی تہی بیٹہنے کی جا
یہ کہتا تہا ہو تمہین حسین حجت
وہ معزول ہا لیسی ہو آمکا یان
اگر سنکتی ہو تمہ کچہ کوفیو
ہراسان ہوے جتنے تہے خاص عام
گئی حیلہ کر سب گہے سب جا بجا
کیا قید اوسکو وہان بی سبب
بلایا جماعت کو اپنی شتاب
جہان قید کوفیکے تہی ساکنان
پہر ان یہ فاقت سے مسلم کی
رہی شام تک پانسو نوجوان
کہ کوفی کی مسجد میں مسلم نے جا
نہ پایا کسی شخص کا و قیام
رہی ساتہ بس ایک ذات خدا
گذر آ گئی شب کہان ہم رہین
کیا اوس سے پانی طلب ایکبار
کیا آپ نے اوس سے پہر یہ سوال
لگی کہنی سو جب گہری مرا
اور ایک لگی ہی یہ حکایت ہی

غرض یہ ہی کہتا تہا ابن زیاد
ہوئی جب سحر تو یہ اوسنی کیا
اب اوسکی جگہ پر میں حاکم ہوا
یہ کہکر دکہائی سند حضور سے
کہ آخر زبانی ہی تقریر سے
محمد بن اشعث کو بہیجا وہان
رئیسان کوفہ جو تہی بی ایمان
ہوئی جمع آکر دو بیس ہزار
لگا کہنے یہ دیکھ ابن زیاد
غرض اونکی سمجہانے سی کوفیان
اندھیرا ہوا جب تو لی آ گیا
ادا فرض مغرب کی نیت جو کی
گئی بہاگ سب تک وہ اپنے
جو تہا رہی مسلم نوجوان
خیال اپنی جی میں یہ کرتی ہو
وہ عورت تہی اک جسکا طوعہ حملا
کہا اسوقت کر تیرے پاس ہو تو جا
غرض جب وہ سنی مسلم کو لیگئی
کہ بیٹا تہا اوسکا جو بد انجام

کہ مطلب برآر اپنا ہو فی الفور
بلا کر یہی کوفیونسے کہا
وہ راہی ہوا اور میں قایم ہوا
غرض بات کی اپنی کی خوب جا
دیا تفرقہ ڈال تدبیر سے
کہ تم جاو اسد مع سب کہان
کیا قید سب نے اونہیں بہی وہان
مدد گار مسلم کی با ولگا
رئیسان کوفہ سی یا انجام
گئی چہوڑ مسلم کو اکثر وہان
ہوے سب سکے سب ہی تو آخر فرار
بچی پانسو آدمی تہ سے
فقط آپ مسلم اکیلے رہے
تردد ہوا اونکو تک وہان
پہر اوس جا سی تشریف لیکر چلے
دیا آپکو اوسنی پانی پلا
جو دی تو کری تیرا ہو لا کلام
حفاظت سی کہا کسی جا چہپا
محمد بن اشعث کا تہا نام

خبر اوسنے دی پہر آقا کو جا
کہ مسلم مکان میں ہے میرے چہپا

اوسی وقت وہ کافر بدنہاد
سنا جب خبر اسکا ابن زیاد

یہ سنتی ہی وہ ظالم بہی چلا
بلا کر یہ شحنہ سے کہنے لگا

کہ تم اور اشعث بہی جاؤ جلد
گرفتار مسلم کو کر لاؤ جلد

یہ سنتی ہی اودم وہ فوجی آ گیا
گیا طوعہ کی گہر کا جا کر جما

بیان شہادت حضرت مسلم بن عقیل معہ ہر دو صاحبزادگان رضی اللہ عنہم

یہ دیکہا جو مسلم نے بے خوف و بیم
کہ بلوا ہوا ظالموں کا عظیم

نکل گہر سے طوعہ کی بی اختیار
لیا کہینچ تلوار کو ایکبار

لگی مارنی کوفیونکو وہان
تو کہتے تہے سب الامان الامان

کیا دم میں کتنونکو جا کر ہلاک
ہوئی پہر تو مردود بس خوفناک

محمد بن اشعث نے دیکہا جو آن
کہ انسی لڑائی میں مشکل ہے جان

نہیں ہو سکیگا سر کسیطرح زیر
کہ ہیں یہ بنی ہاشم نامور

لگا کہنی مسلم سی با انکسار
میں لڑنے کو آیا نہیں شہریار

بلاتا ہی حضرتکو ابن زیاد
پی صلح نی بہر جنگ و فساد

چلی اوسکی کہنی سی وہ شہریار
لیی ساتہ میں توکلو بہی آ گیا

گیا لیکی مسلم کو وان نہاں
جہان تہا وہ مردود ابن زیاد

کیا چھل سی سر اوسنی اسکا جدا
نہ آیا ذرا انکو خوف خدا

پہر اوسنی اوسیدم یہ ان سی کہا
کہ نانی کو بہیجی لی بحر سے

روایت دوسری یہ اسطرح پر
کہ جسوقت گہیرا تہا طوعہ کا گہر

روایت

اوسیوقت مانند شیر ژیان
نکل گہر سی طوعہ کی مسلم جوان

چلی فوج اعدا میں ہو کر دلیر
چلی جسطرح گوسفندوں میں شیر

لڑی آپ ونسی بلا خوف و باک
کیا دم میں کتنونکو جانسی ہلاک

ہوئی کتنی زخمی کئی کتنی سر
لگی کہنی آپسمیں وہ بد گہر

جری ہیں نہایت یہ نام خدا
لڑی انسی کوئی یہ مقدور کیا

جو فرزند اشعث نی دیکہا یہ حال
کہ ہیں یہ بنی ہاشم خوشخصال

جری انکی تہی خاندانی تمام
شجاعان شیر بیشہ ہیں نیکنام

کیا اوسنی ہرگز نہ قصد دغا
جہکایا سر عجز نادم ہوا

لگا کہنی یوں اوسنی نابکار
سنو میرے کہنی کو اے نامدار

نہ مجہسے لڑائی کرو تم یہان
کہ اب چاہتا ہوں میں تم سی امان

دغا کرکے وہ لیگیا آپکو
جہان تہا وہ ظالم لعین زشت خو

بہرا تہا جو دل مکر و بیداد سے
کہا تہا یہ ہر ایک جلاد سے

کہ جسوقت مسلم علیہ السلام
کریں آکی در پر ذرا بہی قیام

وہیں انکا سر کاٹ لینا ضرور
نکرنا ذرا اسمیں ہرگز قصور

یہ سنتی ہی جلاد موذی تمام
لیی اپنی تلواروںکو بی نیام

کہڑی ہوگئی در کی دونو طرف
شقی بد کی منہ میں تہا غصے سے کف

ہوئی وار وا وسجا وہ جسم دوتا

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین

یہ آیہ تہا ورد زبان بار بار

کیا وار جلاد نی ناگہان
اجل سی کسیکو کہان ہی امان

گئی جسم بی ہستی سی سوی عدم
کیا پیدا اوسکی یہ تازہ ستم

تہی اونکی محمد براہیم نام
اونہین بہی بلایا تہا حکام

طمع وار ایسا تہا وہ بوالفضول
گئی بہول اوسکو خدا او رسول

پہرا یا اوسی گرد تہا ازدحام
کیا سب نی بیہات کیا ظلم عام

وہ سن سٹھ ہجری تہی باصفا
ہوا جبکہ کوفی مین یہ ماجرا

چلی سمت کوفہ جناب حسین رض
رسول خدا کی جو تہی نور عین

وہ تاریخ ذی حجہ تہی آٹھوین
یہی ٹہیک ہی کچہ تفاوت نہین

کہ جب پہونچی کوفہ مین مسلم جوان
ہوئی اونکی محکوم کوفی وہان

تو بہی آرزو سبکی دلمین یہی
قدم لین یہ زیارت کرین شاہ کی

تو لکہا یہ مکتوب سب نی حسین
امام دو عالم شہ مشرقین

گیا نامہ بر نامہ لیکر وہان
اوٹہ بیٹہ چکی جب امام زمان

کیا اپنی چلنی کا سامان جب
ہوئی مانع کوچ اصحاب سب

وہ خدری جو مشہور تہا بو سعید
وہ جابر جو تہا دوستی مین فرید

سنی تہی خبر ایسی ان آنگیے
شہادت امام زمان پائینگے

امام زمان کا بہی ایسا تہا حال
نہ تہا کوئی سامان جنگ و جدال

کسیکو نہ یہ بات معلوم تہی
کہ ہی اس سفر مین شہادت لکہی

کرین کیا تہ واقف تہی تقدیر سی
نہین کب جدا ہوتی شمشیر سی

ہوئی قتل جو مسلم نیکنام
ہوئی خون سی سینہ پر تمام

کہ تہی دونو فرزند جو اوسکی
وہ نور البصر اپنی مان باپکی

خدا سی نہ بیرحم مطلق ڈرا
شہید اوہ بچونکو اونی کیا

کیا قتل ہانی کو پہر بیخبر
چڑہا کر لعینون نی بیکس کا سر

تہا جب ہوئی ایسی بیداد کی
تہی تاریخ ذی الحجہ کی تیسری

پیا شہ نی جس دن شہادت کا جام
اوسی روز مکی سی آئی امام

رقم آیا اوسی ہی یہ بیان
چلی جبکہ مکی سی شاہ جہان

بیان اب کرون مین سبب کوچ کا
سنین گوش دل سی جو ہی ماجرا

یہی سب نی ظاہر کیا اشتیاق
جو حضرت کی آنیکا ہو اتفاق

جو دیکہا یہ مسلم نی انکا کلام
کہ بہیجا ہی نامہ یہ کوفی تمام

کہ کوفی ہین مشتاق سب آپ کی
یہان آپ تشریف اب لائیے

مصمم ہوا عزم یہ آپ کا
کہ کوفی کا کیجی سفر برملا

وہ فرزند عباس ابن عمر
ابو واقد لیثی معتبر

سبب منع کا تہا یہ ظاہر ان
کہ جتنی صحابہ تہی والا مکان

اور اس سے یہ اوقت تہی باصفا
کہ ہین کوفی والی یہ بیوفا

صحابہ بہی جتنی تہی صاحب وفا
نہ رکہتی تہی سامان حرب و وغا

وگرنہ جو اصحاب تہی با وفا
رفاقت سی سب کب باز رہتی بہلا

خدا کی خدائی مین چارہ نہین
جو قسمت مین لکہا ہی ہوتا وہین

ہوی لوگو کو بات بیعت نیک آشکار — تمائی اسکی یہی حضرت نے بات
کیا بلکہ ارشاد پیشادہ نے — شہ کربلا محو اللہ نے

کہ لدسی ہی ہی اپنی ہنسا — حضرت کا ارشاد شیر خدا
کہ کہتی تہی پیغمبر انس و جن — کہ باعث ہے اک مینڈہی کی ایکدن

بیعت ہوگی کعبہ کی بے حرمتی — حرم مبارک کی بے حرمتی
ہی مینڈہی سی مطلب ای باخدا — کہ قتل اسکا جوان کعبہ مین ہوگا

سو اسکا قتل ناحق یک بیحرمتی — بیعت خانہ کعبہ کی ہوگی
منظر ہی یہ ہوتا ہی للو التعبیر — کہ شاید وہ مینڈہا ہمین حسین

نہین مجکو منظور رہنا یہان — نہ رد کو کہ اللہ ہی نگہبان
سنا جب صحابہ نی ایسا کلام — تو رخصت ہونی لگی یہ سلام

تشریف فرما شدن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ از مکہ معظمہ جانب کوفہ و ملاقی شدن فرزدق شاعر در اثناء راہ و خبر شہادت حضرت مسلم یافتن و بیوفائی نمودن کوفیان و ترک رفاقت آنہا ز بانی فرزدق شاعر

روایت ہی انکی سی جو نام امام — چلی ہو کی رخصت نیک نام
بیاسی تہی کل آدمی انکی ساتہ — علی کی لئی ذوالفقار انکی ہاتہ

دو تہی اہل بیت اور خادم تمام — جو حضرت کی تہی ساتہ والا مقام
غرض راہ مین شہ کو پہنچی خبر — کہ کاٹا لعینون نے مسلم کا سر

کسی نے کہا یا جناب امام — پہری آپ کیونکی یہ اہتمام
لکہا ایک راوی نے ای باخدا — کہ حضرت کو شاعر فرزدق ملا

رہا نا نہ پرشہ کی جو شہداں — لگی پوچہنی اوس سی شاہ جہان
کہ آتا کہانسی ہی تو ای جوان — کہا اوسنی کوفی سی شاہ زمان

نہین کہتی ہو پر شہ بحر و بر — کہ لوگونکو کس حال پر چہوڑ کر
تو آتا ہی کر یہ مفصل بیان — کہا اوسنی سنیئے امام جہان

ابہی پہرئی چلئی کوفہ نہ ادہر — اوہ چشم باطن کے لیکن نظر
دکہانیکو حضرت کے دامن مین ہاتہ — مگر تیغین آل امیہ کے ساتہ

اب انکی ہو جو مرضی کبریا — تجہ چاہتی لیکن آ امام ہدا
کہا سچ کہا تونی ای مرد دین — قضائی الہی مین چارہ نہین

سمجہی کہ انسان را یا بندہ — نکردہ تعلیم زانچہ گرداندہ اند
فرزدق سی یہ حال جسدم سنا — وہین قصد پہرنیکا شہ نی کیا

گئی لوگ مسلم کی سب آشنا — کہ ای بعد ختم رسول خدا
پہرینگی نہ گہر طرف تب تلک — لعینون سی بدلا لین جب تلک

گرینگی یہ تیغ کوفی تمام — دیا ماری جانیکی ہیم یا امام
سنا اوسنی شہ نی جب ایسا کلام — لگی اوسی کہنی جناب امام

کہو جو چاہو شنی کی جگر — کہ دور آسمان تحت تاج
تمہارا جو ہی حال ہین بہی حال — خطر کیا ہی جو مرضی ذوالجلال

پہنچے یہ راہی جو منزل اگر
تو میں بھی کروں گا ترک سفر
یہ کہا شہ کربلا پھر چلے
مع فوج شاہ پا پھر چلے

ہوئیں تب طے دو منزلیں جس گھڑی
تو دیکھا اونہیں سب سپاہی ہیں پھر
ملاقات حر سے ہوئی راہ میں
مشرف ہوا خدمت شاہ دین

بہت ساتھ اوسکی پیادہ سوار
جری جانب جو آتے تھے نامدار
کہا حر نے سن لے شہ کربلا
ملاقات جس سے ہوئی برملا

یہ جاکر ابھی آئیں حر کو خبر
جو بھیجی ہے یہ خبر نامہ ابن زیاد
کہ میں آپ لینے کو آیا ہوں یہاں
شہ دین کے اسباب تھا نامدار

نہیں جا سکے سخت مجبور ہیں
کہا تاکہ شہ کو یہ میدان میں
یہ سنکر لگے کہنے شاہ جہان
نہیں آپ لینے میں آیا یہاں

بہت کو نہ سونے دیے جنگ رحم
تم آئے ہی ہیں پایا ہی کو نزدیک
جو تم اپنی بیعت پہ قائم رہو
تو کوفہ کو چلنا ہے ہمراہ ہو

نہیں تو ہمیشہ ہیں پریشان
سو تمکو کہوں سمجھا ہے
کہا حر نے مجکو نہیں ہے یہ حکم
وہ کیسی جہاں اپنی سب سے برو

بعید ہے کہ آئے یا امام مبین
پھر اون کو تو فی گو جو کہ حاکم یزید
نہایت ہے تاکید ابن زیاد
تمہیں چھوڑوں کس طرح آخر

ملاقات کا دو تو فوج کا حال
چھپے ہیں نہایت یہ امر محال
کہ میں ساتھ لیکر ہزار سوار
یہ سب اوسکی تابع ہیں نامدار

اگر چھوڑ دوں آپکو یہیں
کھلی حال عالم پہ اسکا لعین
خدا جانے کیا دے وہ مجکو سزا
نہیں پھر کسی جا شہ کا نام

غرض ایسی ایسی بہت گفتگو
رہیں اور میانہ میں سب آپکی
یہ سنکر حسین سے جناب امام
کہ پہنچے نہ باغی کی ایسا ہم

سو کوفہ جانا مناسب نہیں
اوترنا الگ چاہیے اب یزید
غرض شاہ سے کوفہ کی پھر
کھلی طی بیابان میدان

محرم کی تاریخ تھی دوسرے
سن اکسٹ تھا ہجری کا سن
کسی جا پہ پہنچے دشت کربلا
یہ پوچھا کہ اسکا ہے کیا نام

جو خدمت میں جا حر تھی سب نے کہا
کہ نام اسکا مشہور ہے کربلا
یہ سنکر لگے کہنے شاہ امام
کہ کرب و بلا کا یہی ہے مقام

یہ فرما کی اوترے شہ کربلا
اوتار اسباب سب خیمہ کیا
حر ابن ریاحی بھی نزدیک شام
فرو کش ہوا لیکے اپنی سپاہ

لکھا ہے یہ طبری نے ابی مخنفا

روایت

کہ تب بھیجی اوسنے شہ دوسرا

کیا شاہ سے حر نے حال کر بیان
کہ فوجیں ہیں پونچی ہیں آکر یہاں
کس طرح آئے ... کر کے شتاب
شب تشنہ شب کربلا ... جناب

سنا حر سے جب اس طرح کا کلام
اوسی شب ہوئی ونہی آئی امام
چلی رات بہر تہ لیکر سیاہ
... تاریکی شب میں راہ

سحر کو جو دیکھا وہاں تھی زمین
جہاں سے چلے تھے پھر اوسی زمین
کیا بعض نے اس طرح ہے رقم
پھری ساری راتوں امام ہم

شبا شب سے تھی جو نبی منتظر
کمینے سب کرتے تھی تیغین اگر
کہ تب حق وعدہ یہی تھی مگر ان
امام دو عالم نے دیکھا یہ خواب
کہ تجھکو ہی معلوم اے نور عین
شفاعت سے میری ہے سچ وہ تم
زمانہ نہایت ہے اسکا قریب
تری باب ان تیرے ہیں منتظر
نہ خوف وقت تجا ہی آئے
یہ حیدر کا ہی جانشین جا بجا
شنو تو سے سلطان والا نژاد
مناسب ہے سوچو تو انجام تم
کیا نامہ سے بیان جانستان
بہم اپنی لشکر کو اوسنے کیا
طمع دی سرافراز اسمیں سے
وہ مردود تھا اسقدر تیغیا
سیا طمع حرص کی دام میں وہ اسیر
وہ آوے گے کناری پہ دریا کی
محرم کی تاریخ تھی ساتوین

سحر کو دمین آ گئی تو حجی تیر
دیا توڑتی تھی وہ چوب شجر
یہ ہی شہد و مشک کشتگان
کہ تشریف لائی رسالتمآب
یہ بشمن ہیں وہ سر پی تیرا حسین
حمایت سے میری ہیں ہر دم تم
کہ تاج شہادت ہے تمکو نصیب
سب اہل جنان تیرے ہیں منتظر
عطا صبر ہو یا الٰہی آئے
اسی جرا و صبر کرنا عطا
کہ وارد ہوا خط آئین یزید
کرو بیعت حاکم شام تم
یہ کہدی کہ دو تمہیں کیا عجب
پی قتل سبط رسول خدا
کروگا تجھی حاکم ملک ری
کہ آمادہ قتل حضرت ہوا
روانہ ہوا فوج لیکر کثیر
اوٹھائی خیام تشنہ لب
کہ آیا وہان ابن سعد لعین

یہ نوبت تھی آخر کہ تیری تھی
تو ہوتا تھا خون اوس سے جاری تمام
لکھا ہی یہ طبری نے اے محترم
جماعت فرشتوں کی ہے ذکر تا
کریگی تجھی قتل فوج شام
تو مظلوم ہی و ظالم ہیں
تری واسطے سلسلے ای نور عین
دہرا مہر نواسہ کے سینہ پہ ہاتھ
خدایا یہ میرا ہی نور بصر
اوٹھی خواب سے جب شہ انام
یہ نامی میں مضمون تھا اوسنے لکھا
امام زمان نے جواد سکو دیا
کہا نامہ بر جو تشنہ کا پیام
کیا افسر فوج سرتنی کی یزید
شنہ کربلا سی تو لڑنیکو جا
حکومت کو ری کی کیا اختیار
یہی کہتی ہیں راوی باوفا
ہجوم مخالف کنار فرات
مسلح تھا سب لشکر تیغیا

نہ ملتی تھی اشتر و اسوار
ہوا تب یہ ارشاد شاہ انام
کہ اوس شب شنو سے تھی شاہ امم
یہ کہتی ہیں کھکر کلیجہ پہ ہاتھ
مگر دو زخمی ہی یہ روز قیام
گرفتار قید مظالم ہیں یہ
ہے فردوس آراستہ یا حسین
دعا کی خدا سی تضرع کے ساتھ
میری فاطمہ کا ہی لخت جگر
یہ سمجھی کہ میرا یہی ہی مقام
کہ ای نور عین رسول خدا
دیا ڈال ناری کو ہو کر خفا
ہوا خشمگین او نا ابن حرام
کہ تھا نام جسکا عمر ابن سعد
امام ہدا سی تو لڑنیکو جا
چلا اوٹھ نے حضرت سے وہ نابکار
کہ تھی لاکھ سب پیادہ و سوار
شنو تو رفیق شہ کائنات
کنارے پہ دریا کے ڈیرہ کیا

بهم فی الحقیقت تھے کیا کیا شقی
کروں کیا بیاں اونکا میں حال زار
گئی اوس کہتی وہ تا گہر
یہ کیا ظلم تیرا ہی ای الفضول
شفیع دو عالم کو کسطرح تو
لکھا ایک اونے ای متقی
کہ کوئی کسی ہی کرے خیمہ کربلا
کہ او اپنی ہمراہ کتنی جوان
کہ اتنی میں افواج اعدا آئیں
کیا سب نے مجروح عباس کو
نبی کو نہ عین لوگ سلم کر ستا
دبی ہمرہ ابن سعد لعین
روایت ہی اعدا نے جب بلا
کہ ان تین کا سو میں تو ایک پر
ہوا بھیجے مجکو پیش یزید
وہ بد یاد لعین تھا جو سخت
نہیں تو او نہیں قبل کر بدر تک
تساہل میں ہی تیرا نقصان شاہ
تو پڑہتی ہی خط کو ڈرا بھیجا

ہوئی مانع آب رہا شقی | بیابان تنگ کو سب اہلبیت امام
ہوئی پیاس سے جبکہ بے قرار | گئی اک صحابی باذن امام
کہ افسوس ہے تیری اسلام پر | سنک جھوک دریا سے آئیں پیدن
پیاسی ہیں اہلبیت رسول | سند ہی تب سے قتل کیہ آب
قیامت کو اپنا رکہا گناہ | کہا زادہ سعد نے سچ ہے یہ

روایت

ہوئی تنگ تب اہلبیت امام | یہ برپائی سی ہوائی تشنہ کام
بنی جسطرح پانی لاؤ یہاں | غرض دو جوانمرد عالی صفات
ہوئی مانع آب وہ سرگرم کیں | لگی لڑنی عباس سے وہ پلید

روایت

مکرر بتایا تہا بیعت کو آ | لی سبھی بیعت کو نامی قلم

روایت

نہ خیمہ میں پانی کو جانی دیا | کیا شاہ نی ایک نامہ قلم
کہ دی چھوڑ مجکو یہاں سی اگر | تو مکہ کو میں یہاں سی جاؤن چلا
جو چاہی کہ تھا ہیر چوش پلید | پہچانا اس خط سی وہ بد نہاد
لکھا اوسنی اسکو کہ شوم بدبخت | کریں شہ جو حاکم کی بیعت قبول
کہ بھیجا ہی میں تجھی بہر جنگ | نہیں صلح کرنیکو بھیجا تجھے
میں بھیجونگا تیری جگہ دوسرا | جو واقف ہو خط سی وہ بد نہاد
طلب ایک قاصد کو اوسنے کیا | کہ جا جلد کہہ تو یہ شہ سی وہ دین

سبھی پیاس سے تھے تنگ او تشنہ کام
قریب سپہ ارا افواج شام
نبی زادی آب بیتاب ہوں
قیامت میں سب کا حدادا کر
ولی چھوڑ دوں کسطرح ملک سے
کہ جب پیاس سی یہ نطاقت ری
کہ عباس تھا اوس دلاور کا نام
گئی لیکے لوگونکو سوئے فرات
کیا ساتھ والونکا اونکی شہید
روایت یہ ہی دوسرے معتمد
کہ ہیں آپکی تابع حکم ہم
پی خشک آئی سو دشت کین
سوئی ابن سعد لعین شوم
دیا اور شمر کو سوئی کربلا
لکھا اوسنی خط سوئی ابن زیاد
تو کیا اس سے بہتر ہی ای الفضول
تساہل سی ہی فائدہ کیا
کہ اسطرح لکھتا ہی ابن زیاد
ملے بیعت میں جو پیچ

که مین خود هین آپکی مبتلا
تهون وه تیمو کی یه جهگڑا تها
کرین آپ منظور میرا کها
نه منظور هو گر تو ای باخدا

هی بهتر یهی آپ سن لیجیے
سر انجام پیکار کا کیجیے
شه کربلائی جو یه سب سنا
تو جانا که یه کوفی بهیجیا

بهر حال لڑتی بیٹهیا رهین
نهیت پی ایمان ابرار تهین
رفیقو سی بولی یه پهر امام
کهان لب پر لڑائی کا هو اهتمام

کهدی گرد خیمه کی خندق عمیق
فقط ایک تها دشمن بی ورطه تر
که ادس سی تنکر لڑین هم تمام
لکها هی یه اودهی نی یکسان تمام

که خندق مین بن لکڑیان جهونک چلا
که خیمه مین جا بی ذرا کوئی چلا
لکها هی که دسوین محرم کی
هوئی صبح اُنکو فوج شقی

پڑهی سطرف شاه دین نی نماز
خدا سی کیا عجز با صد نیاز
هوئی اپنی گهوڑی پی حضرت سوار
بیان فضائل کیا بی شمار

کیا مقصود سبکا اپنی بیان
سبب پهر لڑائی کا پوچها وهان
بجز سرکشی کچه نه پایا جواب
هوئی تنگ دل نعره وصی غضب

جو سب طرح کی ختم حجت هوئی
تو آخر لڑائی کی نوبت هوئی
جو سب اپنی جوا اصحاب نهی تیز
لگی عرض کرنے که ای شاه دین

رهیگا کوئی هم مین سی ایک بهی
اگر نه دیا سی تو رشتیم نهی
نه هم لڑتی وهیلی کبهی آپکو
ستائین گے کیونکر شقی آپکو

فدا تم په هونگی شه مشرقین
کهان تم سدا ... که ای یار تیز
غرض لگی یا اذن جنگ یکیک
پے جنگ صدا چلا ایک یا

یزیدی جو لڑنیکو آیا کوئی
هوا طعمه تیغ شیران سی
جو دیکهی لعینون کی یه رنگ آ
که آماده حضرت کی هین جان نثار

تب اک اک پرپس سن کی سب اوٹهی
لگی کرنی تیر دکی بوچهار تیز
یهان تک جو لشکر شه کی گیا
نه جنگاه سی پهیره زنده پهرا

کیا کچه نه اعدا نی ایمان کا پاس
رفیق آپکی کام آئی سجا تن
جب احوال آیا یه شه کی نظر
بیان وصف نهین بالجنبه تر

پکاری کوئی دادرس سی یهان
هوا ابهی فرزند یه سن سی یهان تن
کری دلمین کچه نیرخ رب اجل
کرین اهلبیت نبی کی مدد

هوا حر کو لرزه تها خیمه گاه مین
وه حاضر هوا خدمت شاه دین
بجا لاکی تسلیم کهنے لگا
که حاضر هو مین اپنی دینی دو سپر

تها المیکی عتبت سی آیا یهان
مگر اب پشیمان هی یه نوا تن
بجا لاون اسکا جو ارشاد هو
لڑون نهین جا کر که دلشاد هو

بیان شهادت حضرت حر رضی الله عنه

پهر خواهان اجازت کا هون یا امام
سهراوار رحمت کا هون یا امام

که سر مین کتاون مدد مین تری
نجات اس عمل سی هو تو شاید
شفاعت هو ناکی تیری نصیب
قیامت کے دن پهنچے آپکی نصیب

لگی کهنی حر سی شه دوسرا
خدا یا تجکو اسن کی دی جزا
یه سنتی هی حرنی جو حمله کیا
هراسان هوا لشکر بی حیا

شجاعت یہ کی اپنی جرأت دکھا / کہ سب ... الامان الامان
ہوا نہیں آخر وہ لا و شہید / پیا پھر اوسکا برادر شہید

ہوا فدیۂ شاہ اوسکا اسلام / ہوئی سب کے سب جان نثار امام
شہید ہوئی ... تہا انجام / ہوا اوسطی اونکی دار السلام

خدا اونسی راضی رسول انکو ... / علی اونسی راضی ... خیر البشر
رہی قدرت ایزد لایزال / کہ نکلا گرفتار چاہ ضلال

کیا پہر وہی جان نثار امام / کیا اوسکو سہ دار دار السلام
غرض پھر لڑائی ہوئی جوان / ہزاروں یزیدی نی ... تیغ

تھم گئی اللہ کی ... یٰسین / ادہر بھی جو تھی یار شاہ دین
مدد گار بھائی بھتیجے تمام / پیا ہر جری نی شہادت کا جام

رہی جبکہ تنہا شہ مشرقین / گئی سب رفیق و عزیز حسین
کمر باندھ کر تب شہ کربلا / چلی جانب لشکر اشقیا

پہوچکے وہاں ... / ہوئی صرف پیکار افواج شام
جو صف ... ہوا زیر تیغ / کیا قتل کفار کو بیدریغ

یزیدی سبھی ... / تو اپنی دل انہیں ...
کیا حملہ ہر سمت سی ایکبار / ہوئی گرد شہ کے پیادی سوار

کیا شہ کو زخموں نے ... / ہوا شمر مردود شہ کی ...
بہت ... تھی فوج شام / چلا وہ جفا کار سوئی خیام

کہ تہین ... / ستمکش ملول و حزین ...
پکاری یہ اعدا کو ... حسین / لگی کہنی اسطرح با شور و شین

ارادہ کہ ... / نہ بخشی خدا آنجکو روز جزا
مین ... آتا ہوں ... / سونی ...

ستانیکو جاتی ... / کہ خیمی مین ہین بیبیان بیکسا
تعجب تمہین ... / نہیں ... اشقیا

تشنا شمر ... کا کلام / پھری جانب شاہ ...
لگانی لگی تیر و شمشیر آہ / شہ کربلا کو وہ سب روسیاہ

گری ... حسین / رسول خدا کی جو تھی نور عین
لکھوں کیا ... / قلم سی نکلتی ہین آنسو سیاه

زمین پر گری ... شاہ ... / قریب آیا نصر ابن خرشہ لعین
... خدا اللہ سی روسیاہ / لگا کاٹنی سر کو وہ آہ آہ

بکر باندھ کانپی ... وہ پلید / پھر آیا وہاں خولی ابن یزید
وہ مردود کمبخت تہا جیا / کیا اوسنی سر کو بدن سی جدا

روایت

اصح یہ روایت ہی ... ماجرا / کہ خولی سی یہ خون ناحق ہوا

لکھا ایک راوی نی ... جدا / کہ زخمی ہوئی ... کربلا
لڑی اسطرح کی یہ ... / پکاری ... الامان الامان

لگی کانپنی ... / ملائک تہر تہرائی ... آسمان
اکیلا تہا وہ ... / بہت کثرت لشکر اشقیا

لڑی ایسی لیکن وہ شاہ امام / کہ تنہا اوسی رن میں ظالم تمام
ہوا ان لعینوں کو دلمیں یقین / کہ چھوڑینگی زندہ نہ شاہ دین
لگی کہنے آپس میں وہ بیحیا / کہ یہ نور چشم رسول خدا
سب اولاد ہاشم کا سر اڑا / یہ مختار کے گھر کا مختار ہے
جری کون ہی سطر جنگاہ میں لا / کرے سامنا اسکی تلوار کا
بہت گو کہ جرأت تھی انا ہیجا / دلی باز آتی نہ تھے زبہار
قلم اشک افشاں ہے لکھنے میں حال / کہ ہوتا ہی تقدیر کا جو لکھا
کسیطرح ٹالی سے ٹلتا نہیں / مقدر کا لکھا بدلتا نہیں
کیا ایک اونچے ہی یہ بیان

روایت

کہ زخمی ہوئی جبکہ شاہ جہان
کہا شمر نے اپنی لشکر سے تب / کہ کیا راہ تکتی ہو تم سب کے سب
بہت شاہ زخموں سے تھے چور چور / نبی کی شریعت پہ ڈالے فتور
سنے سب لعینوں نے جب یہ کلام / تو سنتے ہی یکبار گی وہ تمام
امام زمان پر ہوئے حملہ ور / خدا کا کیا کچھ نہ خوف و خطر
لگانے لگی نیزہ و تیر و تیغ / سنانوں سے زخمی کیا بیدریغ
یہانتک کہ اک وار کے بیدرد / ہوا سبط احمد کی تالو پہ وار
گرے پہر تو گھوڑے سے وہ نیم جان / شہ کربلا سرور دو جہان
عجب شمر تہا بیحیا و لعین / لگائی دم تیغ شمشیر کین
سنان تہا جو ابن انس نابکار / پڑا اوسکا نیزہ بہی تمام کار
کہ جس سے ہوئی شاہ والا شہید / تب آیا وہان خولی بن یزید
لگا کاٹنے تن سے بیکس کا سر / لگا کانپنے ہاتھ اوسکا مگر
ستمگر کا تہا ایک بہائی پلید / کہ تہا نام اوسکا شبل ابن یزید
کیا کچھ نہ اوسنے خدا کا خطر / شقاوت سے کاٹا امام کا سر
حوالی کیا اپنی بہائی کو سر / جبکے پہر تو خیموں پہ وہ بدگہر
سپہی داخل خیمہ شاہ دین / لگی جا دینے جھپٹنے وہ لعین
وہ لڑکی جو بارہ تہی تب نیم جان / لعینوں نے اونکو کیا نیم جان
کیا یہ غضب لٹا لی اہل حرم / باہتمام شمر اور عمر ابن سعد
کہ نعش حسین شہ انس و جان / سموں سے سمند کی روندیا ان
لیے تہے جوان نیزہ پہ تمام / کہ باقی رہی ہاتھ سے نہ تمام
دیا بہیج کوفی کو حضرت کا سر / بشیر اور خولی کی ہمراہ کر
گئی لیکے کوفی میں صبح پہ تہا

روایت

بنزد عبید اللہ ابن زیاد
کہا ہی لعینوں نے جب با بلا / کیا سر کو حضرت کی تن سے جدا
لیا جائے سر ذو اماد / محمد بن اشعث نے تن سے اوتار
حفیدا بن خولی تھی آیا وہاں / کہ تلوار چھینی حسین کی شتاب
کیا شمر نے پہر یہ جور و ستم / کہ کر اپنے ہمراہیوں کو ستم
لیا لوٹ خیمہ کا اسباب مال / دیا آگ خیمہ دشت و جدال
نظر اوسکی جو جا پڑی تا کہاں / تو زین العبا کو کہ تہی نیم جان

وہ تھی نوحہ خواں جسم شہ کربلا
کہ زنجیر اندوہ و رنج و بلا
بچی تھی وہی جنگ میں ایک کلی
وہ باغ امامت کے گویا تھی گل

یہ جا ہاتھا خود شمر دنی بلا
کبھی سر کو اونکی بہتی تھی جلا
کہ اتنی میں وہ سمجھا یہ اک تشنہ سر
یہ بد شمر کا ہاتھ کہنے لگا

کہ کافر کے لڑکے کو بھی لے بھی گیر
کوئی بی سبب تھا نہیں تیز
مسلماں ہیں یہ اور بیمار نیز
غم بیکسی میں گرفتار ہیں

لگا کہنی پہر یہ بہ قید دین بہا
کبھی اس طرح حکم ابن زیاد
کہ لڑکا بھی کوئی یہ نوجوان
نہ آل محمد سبھی زندہ بچے

کہا اوس سے بہت اوس نے شمر
کہ ان سبکو اوس پاس تو لی آ
جو چاہی کری انکو ابن زیاد
یہ سن شمر بی باد جان شاد

کیا قید لیکن سبکو سوار
وہ اونٹوں پہ بی پردہ با حال زار
ازاں بعد زین العبا کو کیا
سوار اک شتر پر لگا کر بلا

وہاں سے چلا سبکو با صد عنا
جہاں تہا وہ ملعون ابن زیاد
لکہا ایک سا وہی کی اس طرح
لگا کرنے ہاں ابن سعد نے

جو مار گیا اوسکی تہا ساتھ کا
کیا دفن اون سبکو وان بلا
غضب ہی کہ نعش امام زمان
رہی تین دن وقت قید یہاں

شہیدوں کی لاشیں ہی اوس دشت میں
قتادہ میں تین دن سب سپر
روان جسکہ تہا بحر فرات
اوسی کی کنارے پہ مشغل نبات

تہا اک گاؤں وہاں جو ان غاضریہ نام
کیا وانکی باشندگان نے یہ کام
کہ لاش شہنشاہ گیتی پناہ
کی مدفون شہنشہ نکی بعد آہ

اور اک قبر کھودی وہاں از حد کلاں
جو باقی تھی سنون کیا اونکو وہاں

نام و تعداد اسمای شہدای کربلا علیہ التحیۃ و الثنا

شہادت کی اشعار خنکو ملے
عزیز اول اقارب شہ تھی سپاہ
سنو اون شہیدونکا اب مجملا
لکہا ہی یہی بالیقین تمام

کہ اول تھی عباس ابن علی نامور
دوم جعفر نامی و نامور
سوم تھی محمد بڑی نیک نام
چہارم تھی عبد اللہ والا صفات

ازاں بعد عثمان آل انزاد
جو اتمرد عالی ہم خوش نہاد
یہ پانچون تھی ابن علی بالیقین
سر سو بہی اسمعیں تنفا نہاد

ابو بکر عبد اللہ قاسم عمر
سخی و دلیر و قوی خوش سیر
زمانی میں اوج حسن تھی چاند
گل گلشن پنجتن تھی یہ چاند

شہ کربلا کی بہی و تہی پسر
بڑی ہی تہی علی اکبر نامور
لڑی وہ حضور شہ کربلا
یہاں تک کہ جام شہادت پیا

تب اوسکی زین العبا کہا
کہا ای بابا میرے شہ کربلا
اجازت مجہی دو یہ بہر خدا
کہ میں بہی لڑوں اور گنوا دوں گلا

وہ تہی جو کہ بیمار بی انتہا
یہ سنکر شہ کربلا نے کہا
کہ ہو اب تمہیں یادگار رسول
تمہیں سے فقط باغ زہرا کی پھول

جو قبلا ابن لعینوں نے ہمکو کیا
ہوئی قطع یہ نسل آل عبا
ابھی تم سی ہونا ہی نسل عظیم
نکہا تو زرا دلمیں خوف و بیم

تمہیں صبر لازم ہے اہل بیت شاہ
نہ لڑنے کی ہے اون کمینوں کی ستا
لیے گود میں شہ با صفات
وہ اصغر کہ تیر جفا جو لگا
محمد تھے اک دوسرے عون تھے
سوم عبد رحمٰن والا تبار
حسین گو شہید لستی اہل عزا
وہ تھا ظہر کا وقت سچ تھی جال
تولد ہوے جب امام جہان
اسی ہی کرو عمر شہ کا شمار
زلسبب لعین تھا اوسکی نفس فساد
بھڑکی گلی کو جیمین کہوے کے
تھی وہ رحیمی سبکو گرفتار کر
اور اوس مرد مشرک نے یہ بیڑا
جو بیٹی تھی حضرت کی زین العبا
روایت ہے یہ قرطبی نے لکھا
ہی خاتون جنت کے تربت کے جہان
کیا ایک ہے اوسنے ہی یہ بیان
لکھا بالفعل سے اسطرح حال

کہ حق صابروں میں نگاہ شما
رہی بیٹھ کر شہ تشنہ لبی ستا
لگی پانی لینی جو شہ کے فرات
اوسوں نے سبھی جا شہادت پا
شہادت کی اونکو بھی حاصل ہے

سنا باپ نے جبکہ ایسا کلام
جناب علی اصغر با صفا
وہیں اک شقی نے سوے شاہ تیر
جو جعفر کی بیٹی تھی عبد اللہ نام
اخی شہ مسلم نامدار

بیان سنہ و تاریخ شہادت سید الشہدا

اب آگے بیان سن کا تاریخ کا
الٰہی خلد کو جو شہ خوش خصال
تھی شعبان کی پانچویں جب عیان
اب آگے علیم اسکا پروردگار
یہ صادر ہوا حکم ابن زیاد
چنانچہ کیا اوس سپہ دار نے
کیا شمر لیکر بعد کروفر
مدینے کی جانب روانہ کیا

محرم کا تھا عشرہ آدینہ تھا
کیا جو شہادت سن ہمہ شاہ
تھی سن چار پہ تھی یہی لکھا
لکھا ایک یا بیٹی ہی بڑا
سنا اپنے افواج پر نا گمان
دیا بھیج فرق مبارک کو پھر
بشہر دمشق آ دبا دل لگا
سر پاک سبط رسول خدا

روایت قرطبی

سر پاک شاہنشہ کربلا
مدینے میں لو پہنچا جو با عز و شان

روایت

ہوا دفن جا کر بعید عز و شان
کرنا بر سر قبر سلطان حال
سر پاک شاہ امام زمن
رہا وہ سر پاک شاہ جہان

کیا صبر اپنے سبحان صبح و شام
جو تھی نور عین شہ کربلا
لگایا کمان کھینچ کے تیر کین
دو بیٹے تھے اونکے بھی نیک نام
تھی عبد اللہ اور جعفر نامدار
ملی اونکو بھی اس شہادت کی جا
سن اکسٹھ تھی ہجرت نبی کہا
تھی چھپن برس پانچ ماہ پانچ دن
ہوئی جبکہ پیدا شہ دو سرا
کہ بعد از وفات شہ کربلا
کہ فرق شہنشاہ دو جہان
گیا وسکی ہمراہ شہیدوں کے سر
حضور یزید لعین ایکبار
معہ اہلبیت شہ کربلا
مدینے کو اونکو بھی رخصت کیا
تو تکفین و تجہیز اوسی کی ہان
کیا اوسکی پہلو میں مدفون وہان
یہ پہلو ہے قبر جناب حسن
یزید لعین کے خزانے میں

اونہون نے زبانی میں اپنی بشر
کفن دیکی اوس مین خوش علی

روایت

یہ ثابت نہین ہی کسیطرح پر
کہ فرق شہنشاہ سرور وسرا

روایت

سنا ابن عباس سے سینی لین
کہ فرماتی اسطرح تہی وہ بتا

ہوئی اونمین سے گرد سی میں لبب
اور اک شیشہ سی تہی لیکن سنگ

لگی کہنے حضرت ربالارباب
یہ مملو ہی شیشی مین خون حسین

اور تہا تا اوسی صبح سی آج لبا
یہ سب نکلی خواب ابن عباس کا

کہ ابن علی کو شہادت ملی
وہی دن شہادتکا تہا سبطین

روایت

کہ دیکہا پیمبر کو مینے بخواب
کہ ہوئی سرور رئیس سلطان دین

یہ کیا حال ہی اپکا اس بیان
کہا یہ شہ دین نی با شور وشین

نہایت ہی اس بات کا ہمکو غم
زمانہ ہی اندہیر پیش نظر

نہین بلکہ بیشک ہی مرنیکی جا
کہ جب نور چشم رسول خدا

کہلے سر اونہین بکس مین مرد نالان
تو کیون رنج وصدمہ سبہی کو نہو

اونہین پر ہوا اوسکا ایسی اختتام
شجر اور حجر اور دیوار و در

نظر مین ہوا اسکے عالم سیاہ
سمجہ اور ہوا اسکا تعجب بہی تہا

روایت

جمیل ابن مرہ سی ہی یہ بیان
کہ جسدن ہوئی شاد کیا ...

تھی عبدالملک کی سلیمان پر
باعلان نماز جنازہ پڑھی

مسلمانونکی مقبری مین کیا
سر شہ کو مدفون با آہ و بکا

صحیح یہ روایت ہے اصلا مگر
وہین کربلا ہی مین مدفون ہوا

لکہا راویون نی یہ بھی صاحب ثنا
سر شہ کی بیچ نفر مین ... صاحب ثنا

کیا اخبر یہ بھی سنے بیان
کہ دیکہا عجب ہو رہی کربہ ...

پہ شیا اپنا ہین جو ہی خیر البشر
ملیت بنا ... تا دمن خون سے

کہ مینے یہ حال کیا ہی جناب
جو تہی ہم نی بخشیا جگر نور عین

اور اونکی جو ہے امیدوں کا ...
ہرایک وقت کو یاد مینی رکہا

پہر آخر کو ہو کا جو خبر یہ ہوئی
کہ دیکہا نبی کو تہا خاک آمیز

روایت ہی از حاکم و بیہقی
کہ مینی سنا ام سلمہ سے ہے

کہ فرماتی ہین اسطرح وہ جناب
اٹہی خاک مین ہین ورا ... نہین

کہا مینی ای سرور دو جہان
گیا تہا ابہی جا ہی قتل حسین

گرا ہی مری سر پر کوہ الم
دو تا با ماندہ ہی جا بکر

نجیبہ یہ ہی غور کرنے کی جا
تہ تیغ اعدا ہوے یون برملا

اور اسوا او شوشہ یہ مین بیان
کہ آدم سے تا اینہم سنو

جو گذری ہی اہلبیت امام
سبہی ہون مقتل تہی آج ہونا

ہوا کسقدر انکا غضب آہ آہ
کہ ہوتی جہان مین قیامت بپا

نہین ہی سبب قسمت اپنی ... کا
جو چاہی کرے پاک پروردگار

روایت ہی از بیہقی برملا
غضب ہی ومین ...

پکڑ لیگئے اپنی گھر وہ لعین | کیا ذبح اونکو لعینوں نے آہ

ہوئی تلخ نخل جیب کا تلخ پہل | نہ آخر اوسی کہا سکی وہ لعین

روایت ہی یہ وہ شجر سبز | روایت ہی از بیہقی خوش بیان

زمانہ سی رخصت ہوئی شاہ کی | گرون کیا بیاں حال اوسی وقت کا

جل اوٹھا رخ اوسکا بکر شرر | اوٹھا گرد دیکھا تو پیر گیا

لہو روئی دنیا کی پتھر وہاں | اوٹھا کر حجر دیکھا اوسکی تلی لہو سے بہا

علی ابن مسہر سے ہی سنا | اور اکہنی سنا انہی دادی سی

تو تھی اوس وقت باغ میں صحن آن | یہ دیکھا کہ مدت تلک آسمان

کہ برسا کیا خون از آسمان | فلک کی کنارے یہ سرخی تمام

روایت

کہ اکثر مکانوں کی دیوار و در | ہوئی سرخ تا ستون لعل آسمان

روایت

کہ کرتے تھی وہ سطر حسیں بیان | یہی کہتا تھا ہاں عمر ابن سعد

یہ سرخی شفق کی نمایاں جو ہی | نہ تھا پیشتر قتل امام زمان

روایت

تو خون جو شہیں آیا اوسکا خروش | فلک پر نہ سرخی تھی ہی یکبان

کنارے فلک کی سحر جب ہوئی | اوسی روز ساقی ہی ہیا

روایت

کہ کہتا تھا سفیان ابن سلیم | سنا شیخ واحدی سے اسکو

شتر جدا از لشکر شاہ دین
تو لذت میں ام سلمی شیرا نکل
کہا تمکو ابی حوال دیکھت لعین
کہ جب ابن شہادت ہوئی شاہ کی
ملے زعفران جیسی رخسار پر
روایت میں ہی یہ سی نیشاپوری
کہا یقینی کہ ہاں بار ہا
ہوئی جب وفات امام زمان
یہ رونق سی ہی اوسکی مطلع آسمان
یہ لکھتا ہی اکثر راوی سیوز
ہوا اس طریقے ہی اوسکا اثر
نہ زائل ہو جب تک ہوئی زینہار
یہ منقول ہی ابن شہیرین ہاں
یہی آسمان کے کنارے یہ چہرہ
کہا ابن جوزی نی یہ برملا
غضب میں جب ہی نبی پر درد
یہ نشان غضب اوسنی اٹھایا ہی
کہ دشمن کو نظر آئی گرد و سیہ چشم
روایت ہی یہ کہ نبی شہ نعیم

پکا کر جو کہانی لگی روسیاہ
ہوئی وہ لعین بہت شرمگین
کہ کہتی تھی اسطرح ام حبان
رہا تین دن جسم عالم سیاہ
سی خون سنگ کعبہ کے بیچ آ
تو دیکھا کہ ہی خون تازہ رواں
کہ اسطرح کہتی تھی وہ خوش بیان
رہا شاہ کی غم میں گریاں
رہی جیسی تھی حیان صبح و شام
کہ برسا کیا خون تا مدت دراز
پڑا جسکی اوپر نشان کر دو خون
اوسی یہ ہوا کہ آسمان لال کیا
کہ شاہ زمن کی شہادت کے بعد
شفق کا کہیں آسمان پر نشان
فلک کی یہ سرخی کا باعث ہوا
منتشر ہی بالکل جدا آسمان
کہ سورج کہن اسطرح ہوا
یہ سبب جہی تھا صبح اوج چشم
کہ وہ شخص قاتل تھی شاہ کی

ذکر اک یہ کیا اسقدر بڑھ گیا | کہ اپنی کمر میں وہ تہا باندہتا | ایسی جا یہ بہی اسطرح سے لکہا | کہ کرد نہ ماہوں بہی وہ تہا باندہتا

جو تہا دوسرا پاس اسکے جواب | ہمیشہ وسی ایسی سجی تہی بہار | کہی جاتا تہا چاہ چاہ وہ | نہ سیراب ہوتا تہا گمراہ وہ

روایت یہ کرتی ہیں بعد نسیم | حبیب ابن ثابت بنوت وجیم

روایت

کہا اونہی ہی یہ کہ میںنے سنا | تو عمرو اسکے عشق کو ہاں ایسی

کہ روتی تہے جن جنہ کربلا | یہ پڑہتی تہی شعر وہ خستہ جگر

شعر عربی

مَسَحَ النَّبِيُّ جَبِينَهُ | فَلَهُ بَرِيقٌ فِي الْخُدُودِ

أَبَوَاهُ مِنْ عُلْيَا قُرَيْشٍ | وَجَدُّهُ خَيْرُ الْجُدُودِ

ترجمہ شعر

نبی نے تہی جو مسح پیشانی کی | تہی جد منزہ کہ سبکی خیر الجدود

چمک کیسی چہرے پہ ان کی رہی | قریشوں کی سردار تہی باپ ماں

روایت یہ اک بڑی ہے نزدیکی | کہ تہی سنا ام سلمہ بہی

روایت

کہ اکثر وہ اسطرح سے کہتی تہے | اوسی روز رونا جنوں کا سنا

سنا تہا نہ رونا جنوں کا کہی | ہوئی قتل سید کی جب کربلا

تو میںنے یہ جانا کہ وہ نور گہر | اٹہا شاید اوس میں کہ یہ سمجہی یہ

وہ نور بصر کون یعنی حسین | ہوا ظلم کفار سے جب شہید

کہا ایک سلونہ کو میںنے بلا | کہ مارا گیا ابن شیر خدا

کہ گہر سے نکل پوچہ آکر ذرا | غرض وہ بستی پوچہ آکر طاہر ہوا

ہوا کربلا میں وہ جا کر شہید | کہ روتی تہی یہ شعر پڑہ پڑہ کے

اٹہی وہ سے ہو جب فوج یزید | کہوں کیا کہ تہا وہ گزشتہ کا دن

شعر عربی

أَلَا يَا عَيْنُ فَابْكِي بِجَهْدٍ | وَمَنْ يَبْكِي عَلَى الشُّهَدَاءِ بَعْدِي

عَلَى رَهْطٍ تَقُودُهُمُ الْمَنَايَا | إِلَى مُتَجَبِّرٍ فِي مُلْكِ عَبْدٍ

ترجمہ

تو اے چشم تر اب سو کر گریاں | کشاکش سوے حکم ظالمان

شہیدوں پہ روئیگا کون ہاں | لے آئی ہے موت ان کو نزدیک کہاں

روایت کی ابن عساکر نے ہاں | ہے منہال بن عمرو سے یہ بیان

روایت

اونہوں نے کہا ہی میں نے پختہ چشم | سر پاک حضرت کا دیکہا کہ خصم

لیے جاتے تہے دمشق وہ بد چشم | تہا نیزہ پر تہا کوئی سورۂ کہف کا

ہر ماموں مردود تہے گہر | اور اوس سے پہلے آگے لکہا ہی یہ

وہ جاتا تہا سر کہ پڑہتا تہا | ام حسبت یہ سمجہا جو وہ تہا

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا

اس آیت کا مطلب یہ ہے اے عزیز
ہوا یا نسی مضمون آیت تمام
فصاحت بانی سے تدبیر و شان
مسلمانو تم غور کرنا ذرا
وہ نانا کی تھی بلکہ گو سب تمام
ہر اک شعر دیہات میں ہی بجا
جو تھی جونکی بولی اصحاب کہت
ہی اوس قصہ کہنے سے بھی زہ
لکہا ایک اوس نے ہی برملا
تھی پہلی ہی منزل کہ ہمراہ ان
لکہا تو لسی اک شعر او شتر و بلان
یہی سنلی مطلب ہی اس شعر کا
لکہا لعینوں نے یہ برملا
تو پہلی ہی منزل اک دیر تھا
تو پوچھا وہ تنی یہ راہب سے جا
کہ تیری تھا جی سے تہمت شتہ
کہ ہیبت کر یہ دیوار اس نتا
اور اس سطر سی لعینوں نے ہی تلی
ملا خط ہی غسل کہ نیز او

سن لی جی طرح سی اگر نیتی ہیر
سن آگی اب حوال شاہ امام
لگا کہنی یوں فرق شاہ زمن
کہ ہی راتدن یہ نیچی جا
جنہوں نے کیا شاہ پر ظلم عام
لیی تیغ سے وہ لعین بیحیا
نہیں ہوتا ان کا وہ بیتا خواب

اگر اصحاب کہف اور رقیم دیکھا
اس آیت پہ پوچھا جو قرآن خوان
کہ میں شرح کی پر قصۂ کہف سے
دیا کہف کو حسد کفار نے
لیی نیزی پر فرق شاہ امام
مسلمان کی باقی تہی دل بولا
مر پاک تھا نیزہ کربلا

روایت

ہوئی قتل جب شہ شیر خدا
لگے شمر حرمی کا بیٹی وہان
یہی شعر ہی لکہتی دیوان
ہی جو قاتل بن شیر خدا
نہیں فرق سیب سیر نکا
سب اب ترمی تو دیکھا آئی سبز
کہ کسنی یہ اس شعر کو یاں لکہا
برس پانسو اسکو پاہر کر
سے کلک اک ہاتھ پیدا ہوا
بلا شبہ شک کیا ہی یہاں
رکہا زانو پہ سر لیا اونہی

جدا کر لعینوں نے فرق امام
تہا آ میں اک دیر سد یہاں
اترجوا امۃ قتلت حسینا
دو فرد آ محشر میں از مصطفی
وعلی اہلبیت تشنہ کام
یہی دیوار پر اوسکی تہہر جرا
تو راہب نے حال اوس سے کہا
لکہا ہی یہی شعر دیوار پر
لکہا کلک آہن سے اوسی شعر
کہ راہب نے اون لوگوں کو کہا
غرض لیکی فرق شہ کربلا

عجائب وہ تہی پیر قادر کسی کیا
تو گویا کیا حق نبی سر کو یہان
عجب قصہ یہ قتل کا ہائے ہی
کیا قتل حضرت کو دینداری
پہر آتی تہی کہ وہ کوچہ تمام
نہ خوف خدا تہا نہ پاس رسول
جدا جسم سے سر کو گویا ہوا
بہت دیر کی پہر شاہ دین
روانہ کیا وقت ہوتی شام
ہوا غیب سے سبز ہو داستان
شفاعة جدہ یوم الحساب
شفاعت کی امید تہا ہی کیا
چلی لیکے جو فرق شہ سوئی شام
او اوس سنگ پر شعر یہی لکہا
کہ آنا تو دین جانتا ہی بتا
اور اس سطر سی لعینوں نے وہی خبر
کہ ہاں ایک آنکہو نسو دیکہا شعر
دیا مطلب ہاں رستم بن ہزار
رکہا رات بہر اسے ہی چہپا

وہ روتا رہا رات بھر زار زار
غرض ساری رات بھر ہاں وہ مرد خدا
مسلمان ہوا دل سے وہ پارسا
وہ درہم ہی حملہ جو تہین مسلمان
لگی دین و دنیا سے وہ نابکار
خدا گلشن خلد دیوے اوسے
غضب ہے کہ وہ سر جدا تیز سے
یہ کہتی تہین رو کے اے نبی نانا
نبی جسکا مسند نبی خوابگاہ
اور اہل حرم کا وہان تہا یہ حال
چلی سب کی گردن پہ تیغ جفا
ایسا ہی ہوا ہے یہ رونیکی جا
ہوا گل چراغ علی فاطمہ
عزیز و تمیں کوئی نہ زندہ رہا
ذرا خاندان کا ہو شعلہ نہ نشان
یہ درد و غم ہے جس سے قیامت تلک

اور انوار فضل خداوند کا
تماشا خدائی کا دیکھا کیا
غلام شہ جن و انسان تہا
لعین کہو لکہ یا دل شادمان
رہی حشر تک لعنت کردگار
اور ان کافرون کا جہنم ملے
پھر اوسکو لیکر لعین بد گہر
تو ہی عالم الغیب دانا ہی ہے
ہو یون نقش اوسکی زمین پر تہا
کہ جیسے پکتی تہی جا بال و قتال
نبی قاتل اونکے امین یحیی
کہ ہوتا ہی قتل ابن شیر خدا
ہوا شاہ اسلام کا خاتمہ
سوا عابد شاہ زین العبا
کر اب ختم تو اس روایت کا حال
رہینگے غم آلود جن و ملک سب

جو ہوتا تہا نازل پیمبر پہ کبہو
یہی اوسکی باعث تہا اکرام کا
بوقت سحر لیکے پھر فرق شاہ
جو آپس مین اونکو لگے بانٹنے
یہ ہی قدرت خالق دو سرا
یہ سر پیٹنے کی مجھو ہی جا
روایت ہی پردہ نشین بیبیان
ہو حسن و جسم نازک پہ گل بہی گران
ہوئی جنکی مرکب سواری اونٹ
کرا ہی برادر پسر ہی غضب
ہوا ابن زہرا کو کیسا غم
یکہ رہتا ہی اب خاندان نبی
رہا کوئی مونس کوئی قوت
ہی تہر کا پہٹتا کلیجہ یہان
جو گلزار ہی سبط نبی پر ستم
جو چاہی کرے ہی خدائی تمام

اوسے دیکھتا تہا ولی دل لگا کر
ذریعہ ہوا خیر انجام کا
چلی کوچ کر و انہی پیادہ
تو درہم سے وہ سنگریزے بنے
کہ ان سب لیے ایما چاہے
کہ جس سر کو جو مین ہو
تہین لے پردہ بیٹی ہو بیجان
غضب ہے کہ اوشتران کہو رہی روان
اسی طرح اوسکی لاش کہی روندہ
ہوئی آہ کی سرو بدو قتل
ستم ہی ستم ہی ستم ہی ستم
اوجڑتا ہی اب بوستان نبی
سوائے خدا تہا نہ اوس جان کا شفیق
یہ حسن سن کے احوال
ہی لکھتی سیاہی خبر زبان قلم
کہ دار خلق بہشت دنائی

بیان بہیجنا یزید پلید علیہ ما یستحقہ کا مسلم بن عقبہ کو مع فوج جانب مدینہ منورہ واسطے تاراج کرنے شہر کے اور رواج دینا منہیات شرعیہ کا اپنے لشکر میں اور بے حرمتی کرنا مسجد نبوی صلعم کا اور قتل اکثر صحابہ کا

اب آگی یہ سن مجہسی اور کر یقین / که فارغ ہوا جب یزید لعین
زنا اور اغلام و سود و شراب / حلال اوس نی او پر کیا بیحجاب
یہانتک بڑہا اوس لعین کا دماغ / که گل عقل کے ہو گئی ہان چراغ
سنو اب مفصل یہ تم ماجرا / کرا کدن یه اوس نے جانی کیا
لکہا بعض نے کل ہی یادی سوا / اوس ظلم کی ہمره تہی بازه ہزار
پہونچتی ہی وسجا پہ وه بدشعار / لگی لوٹنی مارنی ایکبار
ہوئی ہات سو وان صحابی شہید / جو اوس شہر کی تہی رئیس و سعید
کیا قید بہتوں کو اوسنی وہان / ہزاروں ہی گہر کر دی بی نشان
لیا لوٹ پہر ام سلمه کا گہر / ستونوں میں مسجد کی ہو کر نذر
کسینے نه مسجد میں وان تین روز / ادا کی نماز اوس نی ہان تین روز
قلم کی زبان بس ہی عاجز بیان
گئی دانسی بکی کر وه بیره تمام
جلایا تنور و نمین ہاتہ ان دی الکر
غضب ہی که وه صحن بیت آلہ
یہانتک کیا سب نے وان ظلم عام
رہا شام کی ملک میں بادشاه
بہیج اولی کی تہی دنیه پہر ہو بیان

حسین شہ دین کے ہان قتل سی / تو پہر یه ملا اوس ستمگار نے
لگا عہد میں اوسکی ہونی تباه / مہلت و رہائی میں بہی اشتباه
شب و روز پہر تو وه خانه خراب / با علان پیتا تہا جہگڑ شراب
جو مسلم تہا عقبه کا بیٹا اوسے / مدینی مع فوج بہیجا اوسے
گئی سب مدینی کو وه نابکار / کریں تخت تاراج تا ایکبار
کیا تین دن تک وہان ظلم عام / که کہلبلا ہوئی رہنی والی تمام
سوا اونکی وان اوس نی سر ہزار / ہوئی قتل پہر و جوان تمام
وہان کی جو تہیں عورتیں با حجاب / کیا فوج والوں نے انکو خراب
دیا باندہ گہوڑوں کو انکی وہان / نجس کر دیا سب نی سارا مکان
لعینوں نے کیا کیا نه وہان کیا / که نا گفتہ به ہی وه سب ماجرا
کہانتک لکہوں غم کی یه داستان
اوتارا شقیانی اوسنی بہی عذا
لگی کرنی پہر جبر کو سنگسار
شرارت لعینوں کی کیا کیا لکہوں
که تہا نام مشہور جسکا یزید
که مر کر ہوا وه جہنم رسید
اوسی دن ہوا جا تسے وه شقے

فائده

کیی سب نے وان بہی ظلم عام
کیا کچہ نه خالق کا خوف و خطر
پہر اسنگ کفار سی آه آه
ہراسان ہوئے اہل مکه تمام
حکومت پہ وه سنه ہر سبات ماه
تہی چہار اور سیاه ہجری عیان
ہی اک شہر مشہور جسکا نام

قدیر کعبه پر تہا جو پرده پڑا
گیسے جاکی کعبے میں بدشعار
گئی ٹوٹ اکثر حرم کے ستون
وه مردود بدبخت ملعون پلید
سنی اور نه برس کی تہی عمر یزید
ہوئی بہیکه کعبی کی ... متی
ہوا دفن وان جاکی از ملک شام

تسلط پانا مختار ... کا سلطنت عبد الملک پر کوفه میں

بنا حاکم کوفہ مختار یان ۔ رہا حکم عبدالملک کچھ نہ وان ۔ تو بہیجا خواص اوسنی اپنا وہان ۔ کہ جاکر عمر سعد کو لا یہان
نہ آیا عمر سعد اصلاً یہان ۔ مگر اپنی بیٹی کو بہیجا وہان ۔ جو حفص آکی حاضر ہوا برملا ۔ تو مختار نی اوس سے پوچھا بتا

پوچھنا مختار کا حفص سے حال عمر سعد کا اور قتل ہونا عمر سعد و حفص و شمر کا

ترا باپ بہی کہان ای لعین ۔ کہا اوسنی اب ہی وہ خانہ نشین ۔ لگا کہنی مختار ای حیلہ ساز ۔ رہا کیون حکومت سے اب ہی کو باز
ہلایا تہین قتل شہ نامدار ۔ کی خانہ نشینی نہ کیون اختیار ۔ یہ کہہ حکم جلاد کو پہر دیا ۔ عمر سعد کو شمر کو باندہ لا
اور اوسکا جو بیٹا ہی حفص یہان ۔ ابہی اوسکا اور انکا سر لی یہان ۔ تو سر کاٹکر بہیجدے پر زور ۔ محمد کے خدمت مین وے مکر زور
یعنی بن حنیفہ ۱۲
کیا اوسنی تعمیل حکم اوسکا تان ۔ دیا حکم پہر عام اوسنی وہان ۔ جو تہا کربلا کی لڑائی مین یان ۔ شریک عمر سعد پیر و جوان
جہان پاؤ دیکہو نہ ہالو اوسے ۔ کہی وہ تہی ہین مار ڈالو اوسے ۔ خبر سنکی یہ کوفی والی تمام ۔ گئی جانب بصرہ و سوے شام
تعاقب کیا فوج مختار نے ۔ جہان جسکو پایا لگے مارنے ۔ جسی مارا اوسکو جلا ہی دیا ۔ اور اسباب بہی لوٹ سکا لیا
پکڑ لائی خولی کو مختار پاس ۔ اونہون نی کیا کچہ بہی اوسکا نہ پاس ۔ گئی پہلی تن سی جدا اوسکا پا ۔ دیا بعد سولی لہو اوسکو چڑہا
بدن مین سی پہر اوسکی آتش لگا ۔ جلایا اوسی آگ نی خوب سا ۔ لکہا ہی کہ مختار نے جہہ ہزار ۔ کیی قتل کوفی نہ دہی تہی شمار

بیان مقابلہ ہونا لشکر مختار کا ساتہ عبداللہ ابن زیاد کی او قتل ہونا ابن زیاد بد نہاد کا

عمر سعد و خولی و شمر لعین ۔ کیی قتل مختار نی جو وہین ۔ ہوئی فکر اوسکو کہ حسب مرام ۔ ہوا اب قتل ملعون ابن زیاد
وہ مقتل مین جتنا تہا قسیا ۔ بہت اوسکی ہمراہ تہی اشقیا ۔ غرض حکم مختار نی یہ دیا ۔ کہ ای ابن مالک تو اوس سمت جا
گیا فوج لیکے وہ نیک نام ۔ جہان تہا وہ ملعون عبد اللہ نام ۔ سنی آمد فوج کی جو خبر ۔ تو موصل سی دشمن ہین نکلی اوہر
کیا پندرہ ۱۵ کوس جا مقام ۔ کنارے پہ دریا کی ہنگام شام ۔ براہیم نے پہر یہ پائی خبر ۔ تعاقب کیا اوسکا با کر و فر
ہوئی پہر ملاقات دونو میان ۔ کنارے پہ اوس بحر کی ناگہان ۔ او سیا عم لڑائی کا ساتہا ملا ۔ لڑی صبح سی شام تک خوب سا
ہوئی فتح از فضل رب العباد ۔ گئی بہاگ سب فوج ابن زیاد ۔ جو فوج مخالف سی وہ نکلا ۔ کیا قتل اوسکو وہین برملا
جدا کرکی پہر تن سی حسب مراد ۔ بفضل خدا فرق ابن زیاد ۔ سمجہکر اوسے تحفہ لاجواب ۔ براہیم سکی پاس بہیجا شتاب

براہیم نے اوسکو مختار پاس — دیا بھیج کوفی کو کر کے سپاس
کہ ناحق لیا تھا جو خونِ امام — اب اوسکی عوض مین نطفۂ حرام
کتب مین تواریخ کی ہے لکھا — لڑائی مین مختار کے برملا
وہ سن ساٹھ اور سات ہجری کے تھے — لکھا ہے یہی اہل تاریخ نے
مرے اہل فوج اور ابنِ زیاد — چوا تن جدا کر وہ یکجا نہاد
گھسا سانپ منہ مین انکی نتھنو مین جا — ہوا منہ سے پیدا پھر کر ورا
اسیطرح اوسنے کیا تین بار — ہوا پھر تو نظرون سے غائب وہ مار
بنِ اشعث و ابنِ قیسِ پلید — ازان بعد خولی و شمر و یزید
سلیم سب سے اونکی لاشین نکلی ہی — وہ روندا کہ ہڈی نہ باقی رہی
عوض مین شہیدِ کربلا کی ضرور — لعین تم ہمیشہ دبی شعور

جو پونہچا وہ سر پاس مختار کے — کہا رو برو اہل دربار کے
ہوا آپ بھی نے جانسے ہلاک — اوسی کا ہے یہ فرق آلودہ خاک
گئی مارے ستر ہزار اہلِ شام — خدا کی ہو پھٹکار اونپر مدام
روایت ہے یہ ترمذی کی صحیح — اسی کو ثقہ لکھتے ہین سب فصیح
وہین اک بڑا سانپ پونہچا وہان — گئی ہٹ اوسی دیکھ سب مردمان
گھسا منہ مین اور نتھنو کی راہ — ہوا آشکارا وہ مارِ سیاہ
غرض ابن سعد اور ابنِ زیاد — سنان بن انس و عمرو نہاد
غرض سو طرح کی عذابون سے لعین — یہ سب مارے آخر گئی ظالمان
حدیث ایک یہ ہی سنین مومنان — یہ حاکم سے حدہ تہار بگ کہ بان
پڑینگے ہلاکت مین ستر ہزار — کسیطرح کا شک نہین ہے یار
ہوئی قتل وہ سب لعین بیحیا — سو یہ وعدہ آخر کو پورا ہوا

فساد آنا اخیر کو عقیدۂ مختار مین اور جنگ کرنا مختار کا ساتھ عبد اللہ ابن زبیر کے اور قتل ہونا مصعب و عبد اللہ بن زبیر کا مکۂ معظمہ مین

عقیدے مین مختار کی تھی خطا — پھر آخر کو ایسا فساد اک بڑا
محمد حنیفہ جو موجود ہین — وہ بے شبہہ مہدی موعود ہین
تو پھر اوسکی دلمین سمایا یہ ہیر — لڑو تم سے عبد اللہ ابن زبیر
غرض اونکی بھائی جو تھے مصعب ایک — وہ حاکم تھے بصرے کی از حد نیک
لڑو اوس سے جا کر تم اب بیگمان — جو چاہے کرے قہر خلاقِ جہان
کہا اپنی لشکر سے طیار ہو — چلو جلد مختار سے اب لڑو

کہ آخر کو خبط اوسکو ایسا ہوا — کہ وحی آتی ہے پاس اوسکی سدا
غرض کہ خدا اوسکی اطراف سے — ہوا حکم مختار با کرّ و فر
سنی جبکہ یہ بات عبد اللہ نے — خدا خیر کیجیو یہ کہنے لگے
لکھا نامہ مصعب کو اے میر جان — کہ اس شک کا مختار رکھتا ہے بیان
گیا نامہ بر نامہ لیکر وہان — تو پڑھتی ہی خدا کو وہین یا گمان
غرض خوب جنگ و جدال و قتال — ہوئی دونون جانب سے بے قیل و قال

دکھایا جو مصعب کو سینہ فتح نے
سحر سے وہ تا شام لڑتے رہے
ہوا جب یہ زیر فلک ماجرا
روایت ہے عبد الملک سے عیاں
اسی شہر کوفے کی ہاں ہے بیاں
کہ رکھا ہے شبیہ مختار پاس
یہ دیکھا کہ عبد الملک کی حضور
غرض دفعتاً وہی عبد الملک
بلا اپنی لشکر کے سردار کو
حرم میں جدال و قتال ایسے جوان
لگا کرنے اکر وہ آگر بیان
یہ عبد الملک نے سنا اوس نے تب
غرض لیکے حجاج لشکر چلا
پہونچتے ہی وہ سن ادب سے ذرا
مگر سنگ بستا جو سر پر ہوا
جو عبد اللہ ہے اسکے مرد سعید
شہید ہو گئی خونسے حرم محترم
یہاں تک اونیون کا ہے اب اختلاف
حکومت میں عمر اونکی جو تھا

تو مختار مارا گیا جلد ان سے
پھر آخر کو مصعب بھی مارے گئے

روایت

نہیں جیسے نیت ہے اسکا بیان
سر پاک شاہ امام زمان
یہ مختار کے سر کو بھی کر دیا
کنار کہا ہے وہ سر مقصود
چلا لیکے مصعب کا پھر سید سر
کہا فوج اب جلد تیار ہو
سنا سب نہیں ہے کس طرح نامان
کہ یہ خواب کہا ہی اسکا جو مان
تو جانا کہ جانی یہ اصحی ہی اب
وہ وطن سے لیکر کی طائف میں جا
نہ کچھ پاس آداب کعبہ کیا
یہاں تک کہ اندر حرم کے بھی جا
حرم میں گئے تو لڑکی وہ بھی شہید
کیا سب نے رنگین جب بیت و کم
اب آگے کی سنو تذکرہ صاف صاف
تراسی برس چار مہینے رکھا

چڑھا پھر جو کوفے پہ عبد الملک
کیا مارا وہ بھی مین ناگہان
وہ کہتی ہیں ہے اتفاق عجیب
رکھا تھا جہاں پیش ابن زیاد
جو دیکھا کہ مصعب کے تھا رو برو
کہا تب یہ عبد الملک نے سنا
سمایا ہے ملمین پھر اوسکی یہ
لرزہ چلکے گئی ہیں انہیں پھر
رہا پھر وہ خاموش آوسر زمان
کہ مکے کو پہنچا یہاں سے جو جلد
او سید مر گیا سا تمہ مکمل ہی سکر
کیا خوب مارا وہ سنتی ہاں
وہیں اپنی لشکر کو اوسنے بلا
کیا سیکڑوں سے شہروں کو شہید
وہاں لاش کو اونکی ٹرلوادیا
ہوا جبکہ یہ واقعہ آشکار
کیا اسکی پھر بعد یہ اہتمام
جو عبد الملک بھی قضا کر گیا

لڑی دونوں آپسمین زیر فلک
برا سیم تھا نام جسکا وہان
اکہتر تھی ہجری کی سن میں بلا
کہ دیکھی ہے اک لڑائی عجیب
وہیں دیکھا تیار کہ بد نہاد
تو پھر بیٹے مصعب کے بھی قتل کر
نہ دکھلائی سیلہ پچوان احمد تب
لڑیں اب تب عبد اللہ سے یہ
لگی کہنے تب سب ایمن کہ نجیب
تو حجاج ظالم لعین غلط ہو شیطان
لیا کاٹ سر بیٹے عبد اللہ کا
کہا اوس سے جا اب تا خیر کر
وہ طائف کا تھا رہنے والا ہو
دیا حکم جنگ و جدل ہر بلا
نہ کہا یا ذرا خوف رب مجید
مٹہ دی جہاں فرق تھی ہی لگا
بہتر و یا سن ستر تھی یار
حجاز اور بصرہ عراق اور شام
ولید اوسکا بیٹا خلیفہ ہوا

یونہیں ہی بھی آخر رہا عمر بھر ۔ کتب میں تواریخ کی ہی خبر
پھر آخر جہان میں نہ وہ بھی رہا ۔ خدا کا فقط نام باقی رہا
نہ کوئی رہا ہی نہ کوئی رہے ۔ بچا کچھ تو خادم نکوئی رہے
خموشی ہی بہتر ہے اب کلام ۔ بس آگے خدا جانی بس والسلام

خدایا بحق نبی الورا ۔ خدایا بحق شہ کربلا

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

خدایا بحق امام حسن ۔ بحق علی شہ ذوالمنن
محبت تو اپنی مجھے کر عطا ۔ رہے دل میں عشق رسول خدا
نہو رنج و غم و فکر میرے کبھی ۔ ہے التجا تجھ سے ہی ہر گھڑی
اگر ہو تو ہو آل احمد کا غم ۔ سوا اس الم کے نہو کچھ الم
تو کر دور اب میرے حرص و ہوا ۔ شرارت سے نفس کے تو بچا
خدایا بحق بی بی فاطمہ ۔ ہو بالخیر عاصی کا بس خاتمہ
پڑھے یا سنے جو کوئی کتاب ۔ خدایا طفیل رسالت مآب
تو کر رحم اے سب سے ارحم الراحمین ۔ کہے تو جدا از رہ مہربانی آمین
ہوئی خادم اب مثنوی یہ تمام ۔ بس آگے محمد پہ ہی صد سلام

قطعہ تاریخ طبع از طبع نازک خیال سخندان نواب احمد حسنخان عرف اچھی صاحب متخلص بجوش خلف نواب محمد مقیم خان مرحوم

تاریخ طبع کہد و اے جوش تم شتاب اب ۔ یہ مثنوی چھپی ہے بے مثل و لاجواب اب
۱۲۹۰

خاتمۃ الطبع

منۃ الحمد والمنۃ کہ یہ کتاب فیض اکتساب تسکین بخش دل برباد و شاداب مثنوی باآب و تاب در بیان احوال و واقعات جنگ بدر و خیبر و غزوات حضرت خیر البشر سرور کائنات فخر موجودات صلوات اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم و واقعہ حادثہ شہادت مظلوم کربلا معلی و وقوع حوادثات قتل بعد آن و خرابی ظالمان و تباہی آنہا کہ موسوم بہ **گلشن بحران** است تصنیف مخزن اسرار الٰہی معدن فیوض نامتناہی مقبول بارگاہ الٰہی دیوان حاجی میر علیخان صاحب حنفی قادری مرحوم و مغفور متخلص بہ **خادم** خلف دیوان تراب علی خان صاحب رئیس و سرشتہ پرگنہ چین پور ضلع شاہ آباد کہ در سنہ ۱۲۸۸ ہجری بصدق نیت حق طویت بسفر حج بیت الحرام پی بردند بعد فراغ حج و زیارات وقت معاودت از مدینہ منورہ درمیان راہ در سنہ ۱۲۹۰ ہجری جان بحق تسلیم کردند و بجوار شہدا علیہم الرحمہ

مدفون گشتند رہی نصیب سعادت ابدی که حاجی دائم وزائر قائم شدند خدا ایشان مغفرت کناد و از رحمت دائمی برگزیناد بعد تشریف بردن
شان حسب ارشاد فیض بنیاد همشیره زاده شان یگانه جهان عیان زمان حاتم دوران بابو لعل محمد خانصاحب جاگیردار عمده
خانصاحب عرف شمشیر بهادر خانصاحب ابن بابو وارث علی خانصاحب بهادر تعلقه دار و رئیس ضلع اعظم گده مسکن گهوسی
متصل سرحد پرگنه نظام آباد ضلع اعظم گده که از اتفاقات زمانه بکبر و شش امراض اتفاق شدند بمقام اعظم گده اتفاقا اینجا
مدح و ثنا ممدوحین شنیده اتفاق ملاقات باعانت و وساطت شفیق دلی رفیق قلبی مولوی حاجی سید علی صاحب
رئیس کسمنڈی ضلع لکهنؤ ملاقات بهم رسید فی الحقیقت مجامع اخلاق و مکارم اشفاق زائد الوصف طبع والیتم
یافتم زبان از توصیف آنها عاجز و قلم از تحریر آن قاصر لهذا از ان درگذشته بمدعا می پردازم که بعد الملاقات
مکرر تذکره مثنوی مذکور بمیان آمد از شنیدن آن دل عقیدت منزل بشگفت بابو صاحب ممدوحین
بنابر طبع آن اصرار تمام فرمودند و فرمایش باصرار کردند از جوشش رغبت خویش و محبت کمال
این دلریش بخیال عجلت طبع فورا اصل مسوده مصنف ممدوح مغفور گرفته بنابر طبع از همونجا
بمطبع علوی خویش بر سبیل بلیده ارسال کردم بسبب بودن مسوده اول و نه افتادن نظر ثانی
مصنف علیه الرحمه وجان بحق تسلیم شدن شان در سفر سعادت اثر بناگاهانی شکوک جابجا باقی مانده بود
انگاه بنابر نظر ثانی کردن بران بخدمت اوستاد شان که مشهور آفاق یگانه وطاق ساکن شهر لکهنؤ محله رستم نگر اعنی آغا
احمد حسن خان عرف اچهی صاحب متخلص بجوش هستند و موجود شهر بودند داده زیب و تزئین دوباره کنانیده
آراستم من بعد بتوجه کمال و عرق ریزی خیال مصحح مطبع علوی جناب مولوی محمد معشوق علی صاحب
کسمنڈوی مشقت تمام اختیار کرده بزینت و زین ترتیب کرده بطرز خوب و صورت خوش اسلوب در ماه
جمادی الاولی سنه ۱۲۹۰ هجری در مطبع علوی مقام لکهنؤ کثره محمد علیخان باهتمام بنده هیچمیرز عاصی محمد علی بخش
خان حنفی نقشبندی از حلیه طبع پیراسته مطبوع طبائع خاص و عام گردانیده فقط + +

اشتہار

بیچ خدمت فائز البرکت صاحبان

مطابع نزدیک و دور و تاجران ذی مقدور کے

التماس ہے کہ یہ مثنوی سعادت ممتلی مسمی بہ **گلشن بیخزان**

از سر نو بندہ نے درست کی ہے بلکہ تصنیف نو کی ہے حق تصنیف مالک

مطبع علوی کا ہے اسواسطے مطبع علوی مین طبع ہوئی ہے مہرانی ثبت

کی ہے کوئی صاحب بلا اجازت احقر قصد چھاپنے یا چھپوانے کا نہ کرین جسقدر کتب

تاجرانہ درکار ہون مطبع علوی سے طلب فرمالیوین ورنہ بموجب قانون

ہشتم ۱۸۶۷ء ۴۳ زیر بار نقصان ہونگے اطلاع اسکی بذریعہ اشتہار

ہذے کردی ہے چاہیے کہ خلاف اسکے نفرماوین فقط

واسطے سند اس امر کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع علوی

اکی ہے مہر مطبع ثبت کی گئی فقط

المشتہر